چالیس بکھرے موتی

حضرت مولانا مفتی نہال اختر قاسمی

فاضل دارالعلوم دیوبند انڈیا

ادارۃ المعارف کراچی

باہتمام : محمد مشتاق ستّی

طبع جدید : ربیع الاوّل ۱۴۳۷ھ - جنوری ۲۰۱۶ء

مطبع : شمس پرنٹنگ پریس کراچی

ناشر : اِدَارَۃُ المَعَارِف کراچی

ملنے کے پتے:

اِدَارَۃُ المَعَارِف کراچی

احاطہ جامعہ دارالعلوم کراچی، کورنگی انڈسٹریل ایریا، کراچی

فون: 021-35032020، 021-35123161

موبائل: 0300 - 2831960

ای میل: imaarif@live.com

❁ مکتبہ معارف القرآن کراچی ۱۴ ❁ دارالاشاعت، اُردو بازار کراچی

❁ ادارہ اسلامیات، انارکلی، لاہور

❁ بیت الکتب، گلشن اقبال، کراچی ❁ مکتبۃ القرآن، بنوری ٹاؤن، کراچی

حُسنِ ترتیب

صفحہ نمبر	عنوان
۵	انتساب
۷	اظہار مسرت اور دعا
۹	پیش لفظ
۱۲	تقریظ
۱۴	تقریظ
۱۵	تعارف کتاب و مرتب
۱۷	مسلمانوں کو ایذاء دینے کی ممانعت
۲۰	اسلام میں حیاء کی اہمیت
۲۱	مسلمانوں کے حقوق
۲۳	قابل مردود
۲۵	منافق کی تین نشانیاں
۲۸	تقویٰ اور حسن اخلاق کی اہمیت
۲۹	گالم گلوچ
۳۱	بغیر تحقیق کے بیان کی ممانعت
۳۲	گفتگو میں خوش خلقی باعث اجر وثواب
۳۳	غیر ضروری امور سے احتراز
۳۴	ماں کا مقام ومرتبہ
۳۷	پڑوسی کی خبر گیری
۳۹	ہم جنسی کی لعنت
۴۰	شرم دلانے کی ممانعت
۴۲	اجتماعیت میں اللہ کی مدد
۴۴	حق بات کہنا
۴۵	دو آدمی کے بیچ بغیر اجازت بیٹھنے کی ممانعت

عنوان	صفحہ نمبر
اسلامی مساوات	۴۶
رشتہ دار کو صدقہ دینا	۴۸
شراب سے بچو	۴۹
شماتت کی ممانعت	۵۱
بیٹے کو ماں سے جدا کرنے والا	۵۲
بدگمانی بدترین جھوٹ ہے	۵۳
بخل ایک مہلک مرض	۵۵
معانی قرآن میں تدبر کرو	۵۷
سودی لین دین لعنت الٰہی کا سبب ہے	۵۸
تلاوت قرآن کے مختلف انداز	۶۰
اللہ کے اہل اور خواص	۶۱
اسلام کے ارکان	۶۲
قرآن پاک پڑھنے اور پڑھانے کی فضیلت	۶۳
علم کی فضیلت و اہمیت	۶۴
بڑا بھائی عظمت و احترام میں باپ کے مساوی	۶۶
یاد الٰہی میں حقیقی زندگی ہے	۶۷
یاد الٰہی کی کثرت	۶۹
احسان۔ تزکیہ کا حاصل	۷۰
زہد و استغناء۔ سبب محبوبیت	۷۱
صدقہ جاریہ	۷۳
پانچ عمومی سوال	۷۴
سات خوش نصیب	۷۶
نہی عن المنکر کے درجات	۷۸
مصادر و مراجع	۸۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

(۱)

والد ماجد حضرت اقدس مولانا حافظ محمد بدر الحق نور اللہ مرقدۂ کے نام...... جو کچھ ہی مہینہ پہلے ہمیں داغ مفارقت دے کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے اور ہمیشہ کے لئے محوخواب ہو چکے، اللہ ان کی قبر کو نور سے منور فرمائے، آمین۔ تاہم ان کے اخلاق عالیہ، صفات حمیدہ، تربیت کا انوکھا انداز، شفقت ومحبت، مہمان نوازی کی یادیں اور زندگی کے حسین تذکرے باقی رہ گئے ہیں جو ہمارے لئے اسوہ اور نمونہ ہیں۔

اپنی اس کتاب کو پیارے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کے نام منسوب کر کے انتہائی مسرت اور قلبی سکون محسوس کر رہا ہوں، خدائے عز وجل سے دعا کرتا ہوں کہ اے باری تعالیٰ ہماری اس حقیر سے کاوش کو قبول فرما کر والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں صدقہ جاریہ بنا۔ آمین

(۲)

پیاری مخدومہ ومکرمہ والدہ ماجدہ مدظلہا کے نام......جن کی مخلصانہ دعائیں تمنائیں راقم کے لئے زندگی کا بڑا انمول سرمایہ ہیں۔ اللہ پاک ان کے سایہ عاطفت کو صحت وعافیت کے ساتھ تادیر باقی رکھے، آمین ثم آمین

(۳)

اپنے محبوب شیخ پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا آصف صاحب برطانوی دامت برکاتہم خلیفہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم کے نام......

اللہ پاک حضرت شیخ کے سایہ عاطفت کو تا دیر باقی رکھے اور آپ کی عنایتوں کا بہتر سے بہتر بدلہ دارین میں عنایت فرمائے، آمین ثم آمین

(۴)

اپنے تمام اساتذہ کرام کے نام...... تحریر، تقریر، تدریس کے حوالے سے جو کچھ بھی ٹوٹی پھوٹی خدمت ہورہی ہے یہ سب ہمارے اساتذہ کرام کا ہی فیضان ہے اور ان کی محنتوں کا ثمرہ ہے۔ اللہ عزوجل سے دعا گو ہوں کہ اے اللہ ہمارے تمام اساتذہ کرام کو اپنے شایان شان بدلہ نصیب فرما۔ آمین

(۵)

برادر بزرگوار مخدوم ومکرم مولانا محمد جمال اختر صاحب زید مجدہ، ڈاکٹر مولانا محمد کمال اختر صاحب زید لطفہ، اور اپنی تمام بہنوں کے نام...... اے باری تعالیٰ! ان سب کے لئے عافیت مقدر فرما، سکون مقدر فرما۔ آمین ثم آمین

محمد نہال اختر غفرلہ

اظہار مسرت اور دعا

پیر طریقت حضرت مولانا محمد آصف صاحب برطانوی دامت برکاتہم
خلیفہ عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

حامداً و مصلیاً، اما بعد

علامہ خطیب تبریزی رحمۃ اللہ علیہ نے ''مشکوٰۃ المصابیح'' میں ایک روایت نقل فرمائی ہے جو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے کہ:

''جس شخص نے میری امت کے واسطے اس کے دینی امر کے متعلق چالیس احادیث یاد کیں اور امت کو پہنچادیں تو اللہ پاک اس کو فقیہ بنا کر اٹھائیں گے اور قیامت کے دن اس کو میری شفاعت وشہادت نصیب ہوگی۔''

اس عظیم فضیلت اور سعادت عظمیٰ کے حصول کے لئے متقدمین ومتاخرین علماء کرام نے ذخیرۂ احادیث سے انتخاب کرکے اپنے اپنے ذوق کے حساب سے چالیس احادیث لکھی ہیں جو بہت ہی مقبول اور مفید ثابت ہوئیں۔ زیر نظر کتابچہ بھی اسی طرز کا ایک انتخاب ہے جس میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چالیس فرامین عالیہ کو مناسب اور جامع توضیحات کے ساتھ جمع کیا گیا ہے۔

عزیز گرامی فاضل نوجوان مولانا مفتی محمد نہال اختر صاحب قاسمی سلمہ کی محنت لائق تحسین ہے، ماشاء اللہ موصوف نے بڑی دلجمعی اور محنت سے چالیس احادیث طیبہ کو عربی،

اردو اور انگلش میں جامع تشریحات کے ساتھ جمع کر دیا ہے۔ ان احادیث کے مطالعہ سے انشاء اللہ آخرت کی فکر پیدا ہو گی اور معاشرے میں سدھار پیدا ہو گا۔

میری دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کتاب کو اور اس کتاب کے مؤلف کی محنتوں کو قبول فرمائے اور مؤلف محترم کے لئے موجب برکت اور امت کے لئے باعث سعادت بنائے اور اس کتاب کو عوام وخواص کے لئے نفع بخش بنائے۔ آمین ثم آمین

(حضرت مولانا شیخ) **محمد آصف**

باٹلی، برطانیہ

۲۸ جمادی الاولی ۱۴۲۹ھ مطابق ۲ جون ۲۰۰۸ء

پیش لفظ

نَحۡمَدُهٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِیۡمِ!

احادیث نبویہ ہمیشہ اصلاح وتجدید اور معاشرے کا احتساب کرنے پر ابھارتی رہی ہے اور اس کے اثر سے ہر دور میں ہر ملک میں ایسے افراد تیار ہوئے ہیں جنہوں نے اصلاح ناس کا جھنڈا بلند کیا اور دین خالص اور صحیح افکار اسلام کی دعوت دی۔

اگر حدیث نبوی کا وہ ذخیرہ موجود نہ ہوتا جو معتدل زندگی کی صحیح نمائندگی کرتی ہے تو امت افراط وتفریط کا شکار ہوجاتی اور وہ عملی مثال موجود نہیں رہتی جس کی اقتداء کرنے کی اللہ پاک نے قرآن مجید میں اپنے اس فرمان کے ذریعہ ترغیب دی ہے۔

لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ.

یہ حقیقت ہے کہ ''مہد'' سے لے کر ''لحد'' تک یا بالفاظ دیگر ''گود'' سے لے کر ''گور'' تک کی جو درمیانی زندگی ہے، یہی نہیں بلکہ اس کے بعد جو دوسری لامتناہی زندگی ہے، ان سب کے بارے میں آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سمجھایا یا جس انداز سے سمجھایا ویسا کسی نے نہیں سمجھایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سمجھائے ہوئے کو کوئی سمجھ لے تو سمجھ لیجئے کہ اس کی زندگی میں بہار آئی، نکھار آیا، قرار آیا۔

اس لئے حدیث نبوی امت کے لئے ایک لازمی حقیقت ہے، اس کی حفاظت و صیانت اور نشر واشاعت کے بغیر امت کا یہ دینی، ملی، عملی، اخلاقی اور تمدنی تسلسل برقرار نہیں رہ سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں علماء امت نے علم حدیث کی عظیم خدمات انجام دی ہیں۔

اللہ پاک ان تمام علماء امت، ائمہ عظام، مشائخ حدیث کو پوری امت کی طرف سے اپنے شایان شان بدلہ عطا فرمائے، آمین۔

فن حدیث کی مختلف انواع میں سے ایک نوع ''اربعین'' ہے۔ اس نوع پر بھی علماء کی بڑی جماعت نے کام کیا ہے۔ مثلاً امیر المومنین فی الحدیث عبداللہ بن مبارک، عالم ربانی اسلم الطوسی، حسن بن سفیان نسائی، ابوبکر آجری، دارقطنی، حاکم، ابونعیم، ابوبکر البیہقی، ابو عثمان الصابونی اور امام یحییٰ بن شرف الدین النووی رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

زیر نظر کتابچہ بھی اسی نوع پر مشتمل ہے۔ اس نوع پر لکھنے کا داعیہ دو وجہ سے پیدا ہوا۔

اول اس لئے کہ چالیس حدیثیں جمع کر کے اس فضیلت اور سعادت کو حاصل کروں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا مِّنْ اَمْرِ دِیْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِیْهًا وَّ كُنْتُ لَهٗ شَافِعاً وَّ شَهِیْداً. (مشکوٰۃ المصابیح)

''جس شخص نے میری امت کے واسطے اس کے دینی امر کے متعلق چالیس احادیث یاد کیں اور امت کو پہنچادیں تو اللہ پاک اس کو فقیہ اور عالم بنا کر اٹھائیں گے اور قیامت کے دن اس کو میری شفاعت وشہادت نصیب ہوگی۔''

اللہ پاک کی رحمت سے کیا بعید ہے کہ خالق و مالک رحیم وکریم ذات جو اپنے بندوں کی مغفرت کے لئے بہانہ تلاش کرتی ہے اس جمع وترتیب کے بہانے سے راقم الحروف کو بھی اپنی رحمت ومغفرت سے نواز دے۔ دوسری وجہ اس کے ذریعہ اپنی اور اپنے تمام دینی بھائی اور بہنوں کی اصلاح کا سامان فراہم ہو۔

اس کتاب کی جمع وترتیب کے سلسلے میں راقم الحروف ممنون ومشکور ہے ان تمام محدثین عظام اور علماء کرام کا جن کی تصنیفات سے استفادہ کیا ہے، ان تمام اساتذہ کرام کا جن کی محنتوں اور شفقتوں نے راقم کی پراگندہ صلاحیتوں کو جلا بخشی، ان تمام مخلص احباب کا جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت میں جس طریقے سے بھی حصہ لیا۔

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر میں حضرت مولانا مفتی محبّ اللہ صاحب قاسمی زید مجدہم کا شکریہ نہ ادا کروں جن کی توجہات عالیہ سے یہ مجموعہ ارشادات آپ حضرات کی نظر نواز ہوا۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کو اخلاص کے ساتھ دین کی خدمت کے لئے قبول فرمائے اور ان کی مساعی جمیلہ کو بارآوار فرمائے۔ آمین۔

اے اللہ! اس حقیر سی محنت کو خالص اپنی رضا کا ذریعہ بنالے اور ہم سب کے حق میں صدقہ جاریہ بنادے، آمین۔ وما توفیقی الا باللہ۔

محمد نہال اختر غفرلہ

۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ مطابق ۳ جون ۲۰۰۸ء

تقریظ

حضرت مولانا مفتی محبّ اللہ صاحب قاسمی دامت برکاتہم

مدرسہ رحمانیہ، سپول بازار، دربھنگہ، بہار، انڈیا

اَلْحَمْدُ لِاَھْلِہٖ وَ الصَّلٰوۃُ لِاَھْلِھَا، اَمَّا بَعْدُ:

اللہ کے فضل و کرم سے آج بتاریخ ۱۵ مئی ۲۰۰۸ء کو حضرت مولانا محمد نہال اختر صاحب قاسمی زید مجدہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا اور ان کی خطابت سے بھی مستفید ہوا، آپ سے مل کر بڑی مسرت و شادمانی ہوئی۔

حضرت مولانا مفتی صاحب موصوف کو اللہ عز و جل نے صالحیت اور صلاحیت کا سنگم بنایا ہے۔ حضرت مولانا موصوف فی الوقت دبئی متحدہ عرب امارات کی ایک جامع مسجد ''مدینہ مسجد'' میں خطیب ہیں، ہزاروں لوگ آپ کی خطابت سے فائدہ اٹھاتے ہیں، دور دراز سے لوگ بیان سننے کے لئے آتے ہیں۔ مولانا موصوف کا انداز خطابت بہت ہی عمدہ اور لائق تحسین ہے۔ بات سوچ کر بولتے ہیں مگر نہایت مدلل اور اثر انگیز۔ اللہ پاک حضرت مفتی صاحب کو مزید ترقیات سے نوازے۔ آمین

حضرت مولانا کی تالیف شدہ کتاب بنام ''چالیس بکھرے موتی'' دیکھنے کا موقع ملا اور دیکھ کر دلی خوشی ہوئی۔ ماشاءاللہ یہ کتاب استفادہ کے لئے بہت ہی اچھی ہے۔ حضرت سے گذارش ہے کہ اس کو چھپوا کر جلد سے جلد منظر عام پر لائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو استفادہ کا موقع ملے اور ان کے لئے ہادی راہ ہو۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ عزوجل حضرت مفتی صاحب کے سایہ کو تادیر باقی رکھے اور امت مسلمہ کو ان کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کا موقع دے۔ آمین ثم آمین

والسلام

(مولانا مفتی) **محبّ اللہ قاسمی**
چیئرمین رحمانیہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ
گیاری، سپول بازار، دربھنگہ، بہار

تقریظ

حضرت مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ صاحب دامت برکاتہم

نَحْمَدُهُ وَ نُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

ہمارے عزیز مفتی محمد نہال اختر قاسمی سلمہ نے گنجینہ احادیث نبوی سے چالیس احادیث کا انتخاب کر کے ”چالیس بکھرے موتی“ کے عنوان سے ایک رسالہ ترتیب دیا، دوبئی حاضری کے موقع پر اس کے مطالعہ کی سعادت ملی، بہت ہی مفید حسن انتخاب ہے، جس کی عامۃ المسلمین کے لئے افادیت مسلمہ ہے، عزیز موصوف نے احادیث کی شیرازہ بندی اور ترجمہ و اجمالی تشریح نہایت علمی پیرایہ اور احتیاط و امانت کے احساس کی جو قابل تحسین ہے، عصر حاضر میں اصلاح احوال کے لئے ایسی چھوٹی چھوٹی، مگر سنجیدہ کوششیں بڑے بڑے ثمرات ونتائج کا باعث بنتی ہیں۔

اللہ کرے یہ چالیس احادیث چالیس کروڑ سے زیادہ انسانوں کے دل ونگاہ کو منور کریں جس سے ان کی زندگی اسوہ حسنہ کی اتباع سے آراستہ ہو اور ہمارے عزیز موصوف کے لئے دنیا وعقبیٰ کی نیک نامی ونجات کا ذریعہ بنے۔ دل کی گہرائیوں سے قبولیت کی دعا کرتا ہوں۔

دعا گو

(حضرت مولانا) سید عبدالمجید ندیم

نزیل دوبئی

11-3-09

تعارف کتاب ومرتب

شروع اللہ کی تعریف سے جو بات ہوتی ہے
مبارک، دلنشیں، مقبول تر وہ بات ہوتی ہے

ثناء خوانی کی سب قسمیں اسی اللہ کو زیبا
کہ جو محمود اصلی ہے، نہیں جس کا کوئی ہمتا

پس تعریف حق لازم ہے تحفہ بھی درودوں کا
نبی پاک کی خدمت میں ہدیہ بھی سلاموں کا

یہ جو چالیس موتی آپ کے ہاتھوں میں آئے ہیں
''نہال اخترؔ'' فرامین نبیؐ سے چن کر لائے ہیں

یہ ''مفتی'' اور ''عالم'' اور ''حافظ'' ہیں ''مصنف'' ہیں
بتوفیق خدا یہ چند کتابوں کے ''مؤلف'' ہیں

بزرگانِ سلف کی فکر امت لے کے جیتے ہیں
اور اس کے حال ناگفتہ بہ پر اشک پیتے ہیں

تخاطب عالمانہ اور تعامل والہانہ ہے
انہیں اوصاف کے باعث یہ محبوبِ زمانہ ہیں

بنالیں ہمنوا شیریں کلامی سے مخاطب کو
پلا کر اپنی نظروں سے کریں مخمور یہ سب کو

ترنم ان کے لہجے میں تبسم ان کے ہونٹوں پر
اسی منتر سے یہ ''جادو'' کیا کرتے ہیں لوگوں پر

''تواضع'' شامل کردار اور گفتار ہوتی ہے
وہی ٹہنی جھکی رہتی ہے جو پھل دار ہوتی ہے

زمینِ ہند سے چمکے ہیں یہ رشکِ فلک بن کر
درخشاں ہیں مثالِ ''بدر'' یہ فخرِ ملک بن کر

شراب علم وعرفاں بھر کے سینے میں یہ لائے ہیں
مئے میخانہ ''نانوتوی'' یہ پی کے آئے ہیں

مضامین مفیدہ کو مرتب کرتے رہتے ہیں
قلم ہو یا زباں سے یہ مدلل بات کہتے ہیں

رسالت کے سمندر سے اٹھا لائے ہیں ''چند موتی''
دکھائے کھول کر ہم کو ''صدف'' میں تھے جو بند موتی

حدیثوں کو حدیثوں سے ہی کرتے ہیں ''مبیّن'' وہ
کہ ''لو'' سے اک دیئے کی دوسرا کرتے ہیں روشن وہ

یہ حسن انتخاب ان کا محض ''اکسیرِ اعظم'' ہے
کہ روحانی مریضوں کیلئے نایاب ''مرہم'' ہے

خلوص والفت وتقویٰ کے یہ چالیس نسخے ہیں
طبیبؐ روح انسانی جنہیں تجویز کرتے ہیں

سجا لو اپنے ماتھے پر تو ہو جائے مکاں روشن
بٹھا لو دل میں یہ موتی تو ہو جائے جہاں روشن

یہ موتی مشعلِ راہِ ہدایت ہیں جہاں والو
سکونِ قلب و جاں کی یہ ضمانت ہیں جہاں والو

کرے محفوظ جو بھی آپ ﷺ کی چالیس باتوں کو
"شفاعت" اور "شہادت" کا ہے مژدہ ایسے لوگوں کو

تر و تازہ رکھے گا حق تعالیٰ دو جہانوں میں
کرے گا حشر ان کا عالموں میں اور فقیہوں میں

یہ خوشخبری مبارک آپ کو "مفتی نہال اختر"
سعی مقبول فرمائے خدائے "واحد و اکبر"

نتیجہ فکر: احقر محمد لقمان اختر حسامی
امام مسجد شعبان القوز
دبئی۔ متحدہ عرب امارات (یو۔اے۔ای)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحدیث الاول

تَحرِیمُ الظُّلمِ

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ: "اَلْمُسلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسلِمُونَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَ یَدِہٖ" (رواہ البخاری و مسلم)

مسلمانوں کو ایذا دینے کی ممانعت:

ترجمہ: محسن انسانیت جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ (بخاری و مسلم)

تشریح: اس حدیث میں باہم زندگی گذارنے کا ایک سنہری اصول بیان کیا گیا ہے۔ اگر اس اصول پر ہم سب عمل کرنے والے بن جائیں تو ہمارا معاشرہ امن وشانتی کا گہوارہ بن جائے۔ آج جبکہ ساری دنیا امن وشانتی کے لئے پریشان ہے، خوف و ہراس کا ماحول ہے، امن کے حصول کے لئے بڑی بڑی کانفرنسیں ہورہی ہیں، لیکن امن کا فقدان ہے، جان محفوظ نہیں، مال محفوظ نہیں، عزتیں محفوظ نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد ایسے اصول بیان فرمائے ہیں جن میں ان چیزوں کی حفاظت کی ضمانت ہے۔ مثلاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"مسلمانو! تمہاری جان، تمہارا مال، تمہاری عزتیں اتنی ہی محترم ہیں جتنا کعبہ محترم ہے، جتنا عرفہ کا دن محترم ہے، جتنا مکہ مکرمہ محترم ہے اور جتنا ذی الحجہ کا مہینہ محترم ہے۔" (بخاری و مسلم)

انہی اصول میں سے ایک اصل وہ ہے جو مذکورہ حدیث میں بیان ہوا، چنانچہ آپ صلی

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''سچا پکا مسلمان وہ ہے جس کی زبان (فتنہ) اور ہاتھ (ظلم) سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔''

اعضائے انسانی میں سے صرف دو کا ذکر کیا کیونکہ عموماً ایذاء دینے کے لئے زبان اور ہاتھ کا ہی استعمال زیادہ ہوتا ہے، لہٰذا جب انسان ان دونوں کو بچالے گا تو باقی اعضاء کو بھی بچالے گا۔ اور مسلمان کی قید سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ غیر مسلمین کو ایذاء اور تکلیف دینے کی اجازت ہے، بلکہ مسلمان کی قید اس لئے ہے کہ چونکہ ہمارا سابقہ زیادہ مسلمانوں ہی سے ہوتا ہے۔

زبان اور ہاتھ میں زبان پہلے بیان کیا کیونکہ زبان کا فتنہ بڑا عظیم فتنہ ہے۔ متعدد احادیث میں نہایت تاکید کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان کی حفاظت کی ترغیب دی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ:

''جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ یا تو خیر کی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔'' (بخاری شریف)

زبان کی اگر حفاظت نہ کی جائے تو اس سے بڑے بڑے فتنے پیدا ہوتے ہیں اور بہت سارے معاصی کا صدور ہوتا ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''احیاء العلوم'' میں زبان کے گناہوں کو بیس الگ الگ مضمون میں بیان فرمایا ہے:

(۱) بے ضرورت کلام کرنا
(۲) ضرورت سے زائد بات کرنا
(۳) حرام چیزوں کا تذکرہ کرنا
(۴) جھگڑا کرنا
(۵) دوسرے کی تحقیر کی غرض سے شور مچانا
(۶) گالم گلوچ کرنا
(۷) مٹھار مٹھار کر بات چیت کرنا
(۸) دوسرے پر لعن طعن کرنا
(۹) ناجائز مذاق کرنا
(۱۰) گانا اور فحش اشعار پڑھنا
(۱۱) دوسرے کا مذاق اڑانا
(۱۲) کسی کا راز ظاہر کرنا
(۱۳) جھوٹا وعدہ کرنا
(۱۴) جھوٹ بولنا

(۱۵) پیٹھ پیچھے کسی کی برائی کرنا (۱۶) چغلی کھانا
(۱۷) دوغلی باتیں کرنا (۱۸) غیر مستحق کی تعریف کرنا
(۱۹) اپنی غلطیوں سے بے خبر رہنا
(۲۰) عوام میں ایسی دینی بات کرنا جو ان کی سمجھ سے باہر ہو۔
زبان کے فتنے اور ہاتھ کے ظلم سے اللہ پاک ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ آمین

(1)

Perfect Muslim

The Messenger of Allah Muhammad (s) said, "A perfect Muslim is one from whose tongue and hand other Muslims are safe."(Al-Bukhari and Muslim)

قطعہ

مری رسوائیوں پر آسماں رویا زمیں روئی
مری ذلت کا لیکن آپ نے نقشہ بدل ڈالا
بہت مشکل تھا میرے نفس امارہ کا چت ہونا
تری تدبیر الہامی نے اس کا سر کچل ڈالا
(اختر)

....

الحدیث الثانی

اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ

قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ"
وَفِیْ رِوَایَۃٍ "اَلْحَیَاءُ لَایَاتِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ" (رواہ البخاری و مسلم)

اسلام میں ''حیا'' کی اہمیت:

ترجمہ: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''حیاء ایمان میں سے ہے۔'' ایک دوسری روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''حیا کا نتیجہ صرف خیر ہے۔'' (بخاری و مسلم)

تشریح: آج جدھر نظر اٹھا کر دیکھئے، جس ملک میں چلے جائیے، آپ کو لگے گا کہ بے حیائی، بے شرمی، عریانیت اور فحاشیت کا ایک سیلاب آرہا ہے جو شرافت وعزت، عفت و عصمت کو بہا کر لے جائے گا۔

آج چونکہ ہمارے اندر حیا نہیں ہے اس لئے حیا سوز مناظر اب کثرت سے نظر آرہے ہیں۔ تہذیب وثقافت کے نام پر اور کھیل کود کے نام پر صنف نازک کا استحصال عام ہو چکا ہے۔ زناکاری کی ایک بڑی رکاوٹ شرم وحیا کا فطری جذبہ تھا اس کو تہذیب جدید نے مردہ کر دیا۔ دوسری بڑی رکاوٹ عورت کے لئے ناجائز بچے کی ذلت ہے، اس رکاوٹ کو دور کرنے کے لئے آج مانع حمل اشیاء ہر جگہ دستیاب ہیں اور اسقاط حمل کے انتظامات شہر در شہر کر دیئے گئے ہیں تاکہ یہ شیطنت اور حیوانیت بے خوف وخطر پروان چڑھے اور ذلت و رسوائی کے اندیشے سے بے پرواہ ہو کر جانوروں کی طرح انسان بھی شہوت رانی کرتے پھریں۔ (اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْہُ)

ان بے حیائیوں سے بچنے کی تدبیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی کہ جب انسان حیا کی صفت سے متصف ہو جائے گا تو گناہوں سے اپنے آپ کو بچا لے گا، بے شرمی اور بے حیائی کے کاموں سے دور رہے گا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''اگر تمہارے اندر حیا نہ ہو تو جو چاہے کرو'' (یعنی پھر تم کو برائی سے روکنے والی کوئی چیز نہ ہوگی)۔ (بخاری شریف)

اسلام میں حیا کی اہمیت کا اندازہ اس روایت سے بھی کیجئے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''حیا اور ایمان ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں، ان میں سے کوئی ایک بھی اٹھ جائے تو دوسرا خود بخود اٹھ جائے گا۔'' (شعب الایمان)

اللہ ہم سب کو حیا سے متصف فرمائے۔ آمین

(2)

Modesty in Faith

The Messenger of Allah said, "Modesty is part of faith and result of which is only goodness."

(Al-Bukhari and Muslim)

....

الحديث الثالث

حُقُوقُ الْمُسْلِمِيْنَ

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ وَ عِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاِتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ" (رواه الترمذی)

مسلمانوں کے حقوق:

ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ''ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہے: (۱) سلام کا جواب دینا (۲) مریض کی عیادت کرنا (۳) جنازہ کی متابعت کرنا (۴) دعوت قبول کرنا (۵) اور چھینکنے والے کو جواب دینا۔'' (ترمذی شریف)

تشریح: مذکورہ حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ ایسے حقوق بتلائے ہیں جو انتہائی اہم ہیں۔ ہر ایک حق کی الگ الگ فضیلتیں ہیں، ہر ایک کے الگ الگ احکام ہیں۔ ہر ایک کی تفصیلات ہیں جو بڑی بڑی کتابوں میں مذکور ہیں۔ یہ چھوٹا سا کتابچہ ان تمام

تفصیلات کا متحمل نہیں، تاہم ''سلام'' کے متعلق چند باتیں ذکر کی جارہی ہیں۔

دنیا کی ہر مہذب قوم میں اس کا رواج ہے کہ جب وہ آپس میں ملتے ہیں تو کوئی کلمہ آپس کی موانست اور اظہار محبت کے لئے کہتے ہیں۔ مثلاً کوئی گوڈ مارننگ Good morning کہتا ہے، کوئی آداب بجالاتا ہے، کوئی پرنام اور نمستے کہہ کر اظہار محبت کرتا ہے۔ لیکن اگر موازنہ اور تقابلی جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اسلامی سلام جتنا جامع ہے کوئی دوسرا ایسا جامع نہیں، کیونکہ اس میں صرف اظہار محبت ہی نہیں بلکہ ادائے حق محبت بھی ہے کہ اللہ پاک سے دعا کرتے ہیں کہ آپ کو تمام آفات اور آلام سے سلامت رکھے، اسی کے ساتھ اس کا بھی اظہار ہے کہ ہم اور تم سب اللہ کے محتاج ہیں۔ اس معنی کے اعتبار سے یہ کلمہ ایک عبادت بھی ہے اور اپنے بھائی کو خدا کی یاد دلانے کا ذریعہ بھی۔

حضرت مفتی شفیع صاحب فرماتے ہیں کہ:

''اسلامی سلام ایک عالمگیر جامعیت رکھتا ہے (۱) اس میں خدائے عزوجل کا ذکر بھی ہے (۲) تذکیر بھی (۳) اپنے مسلمان بھائی سے اظہار تعلق اور محبت بھی (۴) اس کے لئے بہترین دعا بھی (۵) اور اس سے یہ معاہدہ بھی کہ میرے ہاتھ اور زبان سے آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچے گی۔'' (معارف القرآن)

کاش مسلمان اس کلمہ کو عام لوگوں کی رسم کی طرح نہ ادا کریں بلکہ اس کی حقیقت کو سمجھ کر اختیار کریں، تو شاید پوری قوم کی اصلاح کیلئے یہی کافی ہوجائے۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''آپس میں سلام کا رواج دو۔''

اللہ ہمیں تمام حقوق کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(3)

Rights of Muslim

The last Prophet of Allah Muhammad (s) "Peace and blessing of Allah be upon him", said, "Every Muslim has five rights over every other Muslim the right to a reply. should he greet him, a visit should he fall ill, a

presence at his funeral, should he die, an acceptance should he invite him, a prayer should he sneze."

(Al-Tirmidhi)

....

الحدیث الرابع

اَلنَّهْىُ عَنِ الْاِبْتِدَاعِ فِى الدِّيْنِ

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اَحْدَثَ فِىْ اَمْرِنَا هٰذَا مَالَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ." (رواه البخاری)

قابل مردود!

ترجمہ: معلم انسانیت جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ''جس شخص نے ہمارے دین میں ایسی بات ایجاد کی جو دین نہیں ہے وہ مردود ہے۔'' یعنی ایسا کوئی کام جس کا شریعت سے کوئی لگاؤ نہیں لیکن اسی کو اگر دین سمجھ کر کیا جائے تو یہ بدعت ہے جو قابل مردود ہے۔ (بخاری شریف)

تشریح: آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادات، معاملات اور معاشرت سب ہی چیزوں میں اپنے قول و عمل سے اعتدال کی حدود مقرر فرمادی ہیں، ان سے پیچھے رہنا کوتاہی اور آگے بڑھنا گمراہی ہے۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدعات اور محدثات کو بڑی شدت کے ساتھ روکا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ:

''ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا انجام جہنم ہے۔''

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے لکھا ہے کہ اسلام میں بدعت کو اس لئے سخت جرم قرار دیا کہ وہ تحریف دین کا راستہ ہے۔ پچھلی امتوں میں یہی ہوا کہ انہوں نے اپنی کتاب اور اپنے رسول کی تعلیمات پر اپنی طرف سے اضافے کر لئے اور ہر آنے والی نسل ان میں اضافے کرتی رہی، یہاں تک کہ یہ پتہ نہ رہا کہ اصل دین کیا تھا اور لوگوں کے اضافے کیا ہیں؟

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے تحریف دین کے متعدد اسباب ذکر کیے ہیں، منجملہ ان اسباب کے ایک دین کے بارے میں تعمق وتشدد یعنی غلو فی الدین کو بڑا سبب قرار دیا۔

شریعت اسلام نے غلو سے بچا کر ان دونوں کے درمیان طریقہ کار یہ بتلایا کہ کتاب اللہ کو "رجال اللہ" سے سیکھو اور "رجال اللہ" کو "کتاب اللہ" سے پہچانو۔ یعنی قرآن وسنت کی مشہور تعلیمات کے ذریعہ پہلے ان لوگوں کو پہچانو جو کتاب وسنت کے علوم میں مشغول ہیں اور ان کی زندگی کتاب وسنت میں رنگی ہوئی ہے۔ پھر کتاب وسنت کے ہر الجھے ہوئے مسئلہ میں ان کی تفسیر وتشریح کو اپنی رائے سے مقدم سمجھو اور ان کا اتباع کرو۔ (ماخوذ از معارف القرآن)

(4)

Forbidden Activities

The prophet of Allah (P.B.UH.) said, "whosoever adds to this matters of ours what is alien to it will have it rejected." (Bukhari)

قطعہ

میری زندگی کا حاصل مری زیست کا سہارا
تیرے عاشقوں میں جینا تیرے عاشقوں میں مرنا
مجھے کچھ خبر نہیں تھی تیرا در کیا ہے یارب
تیرے عاشقوں سے سیکھا ترے سنگ در پہ مرنا
(اخترؔ)

....

الحديث الخامس

آيَةُ الْمُنَافِقِ

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ." (متفق عليه)

منافق کی تین نشانیاں:

ترجمہ: مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ منافق کی تین علامتیں ہیں، جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔" (بخاری شریف، مسلم شریف)

تشریح: جھوٹ بولنا، وعدہ خلافی کرنا اور امانت میں خیانت کرنا یہ تینوں بدترین صفات ہیں، ان سے بچنا انتہائی ضروری ہے، کیونکہ یہ تینوں صفات مذمومہ عملی نفاق کی نشانیاں ہیں۔ کسی صاحب ایمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ جھوٹ بولے، عہد و پیمان کا لحاظ نہ کرے اور امانت میں خیانت کرے۔ قرآن وحدیث میں تینوں صفات میں سے ہر ایک کی مستقل قباحت اور شناعت بیان کی گئی ہے، چنانچہ آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

"یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تم اپنے بھائی سے ایسی گفتگو کرو جس میں وہ تمہیں سچا سمجھتا ہو حالانکہ تم اس سے جھوٹ بول رہے ہو۔" (مشکوٰۃ المصابیح)

جھوٹ سے وقتی طور پر ہوسکتا ہے کہ کوئی فائدہ حاصل ہو جائے لیکن انجام کے اعتبار سے وہ نجات کا ذریعہ نہیں۔ اور سچ سے وقتی طور پر ہوسکتا ہے کہ کچھ ظاہری نقصان محسوس ہو لیکن اس کا انجام خیر ہی خیر ہے۔ بطور تائید کے مندرجہ ذیل تاریخی واقعہ ملاحظہ فرمایئے:

اسلامی تاریخ میں غزوہ تبوک میں بلا عذر شریک نہ ہونے والے مخلص صحابہ کرام (کعب بن مالک رضی اللہ عنہ، مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنہ اور ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ) کا نام قیامت تک انتہائی عظمت واحترام سے لیا جائے گا، ان حضرات نے سچ سچ اپنا عذر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کر دیا تھا جس کی وجہ سے پچاس دن تک ان کا سوشل بائیکاٹ کیا گیا، لیکن آخر کار ان کی توبہ قبول ہوئی اور خدائے عزوجل کی جانب سے رحمت و مغفرت کا عظیم تمغہ ملا اور منافقین نے وقتی طور پر جھوٹ بول کر اپنی جان بچالی تھی لیکن انجام

کے اعتبار سے اللہ پاک نے ہمیشہ کیلئے ان کے جہنمی ہونے کا اعلان فرمادیا۔

واقعہ یہ ہے کہ جھوٹے کا اعتماد لوگوں میں مجروح ہوجاتا ہے، لوگ اسے عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے، یہی وجہ ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹ سے زیادہ کوئی صفت ناپسند نہ تھی۔'' (الترغیب والترہیب)

دوسری علامت یہ بیان کی گئی کہ جب وعدہ کرے تو وعدہ کی خلاف ورزی کرے۔ بعض روایت میں ''عَاهَدَ'' کا لفظ بھی آیا ہے یعنی جب کوئی عہد کرے تو اس کو پورا نہ کرے۔ عہد اس قول کا نام ہے جو فریقین کے درمیان باہمی بات چیت سے طے ہوتا ہے، جس پر جانبین کو قائم رہنا ضروری ہوتا ہے، بخلاف وعدہ کے کہ وہ صرف جانب واحد سے ہوتا ہے۔

ایفائے عہد کی قرآن وسنت میں بہت تاکید آئی ہے، جبکہ عہد کی خلاف ورزی کرنے والے پانچ طرح کی وعیدیں آئی ہیں:

(۱) ان کے لئے جنت کی نعمت سے کوئی حصہ نہیں ملے گا۔ ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ:

''جس آدمی نے جھوٹی قسم کے ذریعہ کسی مسلمان کا حق دبایا تو اس نے اپنے لئے آگ کو واجب کرلیا، راوی نے عرض کیا کہ اگر چہ وہ چیز معمولی سی ہو تب بھی اس کے لئے آگ واجب ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب فرمایا اگر چہ وہ درخت کی سبز ٹہنی ہی کیوں نہ ہو۔'' (مسلم شریف)

(۲) اللہ پاک ان سے خوش کن بات نہیں کریں گے۔

(۳) اللہ تعالیٰ ان کی طرف قیامت کے دن رحمت کی نظر سے نہیں دیکھیں گے۔

(۴) اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کے گناہ کو معاف نہیں کریں گے، کیونکہ عہد کے خلاف کرنے کی وجہ سے عبد کا حق تلف ہوا ہے اور حق العبد کو اللہ تعالیٰ معاف نہیں کریں گے۔

(۵) اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ (قرآن: آل عمران: ۷۷، از معارف القرآن)

حدیث میں تیسری چیز امانت ہے۔ امانت کی ادائیگی کے سلسلے میں قرآن وحدیث میں بہت سخت تاکید وارد ہوئی ہے، چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''بہت کم ایسا ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے کوئی خطبہ پڑھا ہو، کوئی تقریر فرمائی ہو اور اس میں یہ نہ فرمایا ہو کہ جو شخص امین و دیانت دار نہ ہو اس کا ایمان کامل نہیں اور جو شخص عہد کا پابند نہ ہو اس کا دین کامل نہیں۔''

(شعب الایمان)

امانت صرف وہ نہیں ہے جسے ہم امانت سمجھتے ہیں بلکہ امانت ہر وہ چیز ہے جس کے ساتھ کسی کا حق متعلق ہو اور جس کی حفاظت اور مالک کی طرف ادائیگی انسان پر لازم ہو۔ ہر شخص کے پاس اس کی زندگی امانت ہے، اس کی عقل اور علمی صلاحتیں امانت ہیں، اس کے اعضاء ہاتھ، پاؤں، کان، آنکھ، دل و دماغ امانت ہیں اور ان سب کے بارے میں قیامت کے دن سوال بھی ہوگا۔ اسی طرح صاحب دولت کے پاس دولت امانت ہے، استاذ کے پاس شاگرد امانت ہے، والدین کے پاس اولاد امانت ہے، حکمرانوں کے پاس اقتدار امانت ہے، ہر نوجوان کے پاس اس کی جوانی امانت ہے۔ ان تمام چیزوں کے بارے پوچھ گچھ ہوگی۔ اللہ پاک ہم سب کو عمل کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

(5)

Sings of Hypocrite

The last Messenger of Allah (P.B.U.H.) said, "The characteristice of a hypocrite are three; When he speaks, he lies; when he gives his word, he breaks it; and when is given a trust, he is unfaithful."

(Bukhari and Mulsim)

الحديث السادس

اَلْحَثُّ عَلَى الْاَخْلَاقِ الْحَسَنَةِ وَالتَّقْوٰى

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِتَّقِ اللهَ حَيْثُمَا كُنْتَ، وَاتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ.'' (رواه الترمذی)

تقویٰ اور حسن اخلاق کی اہمیت:

ترجمہ: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''تم جہاں کہیں رہو خدائے عز وجل سے ڈرتے رہو، اور اگر کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس کے بعد نیکی ضرور کرو تا کہ یہ نیکی اس برائی کو مٹا ڈالے، اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ'' (ترمذی شریف)

تشریح: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ''تقویٰ'' سے متعلق سوال کرنے پر جو جواب دیا وہ ''تقویٰ'' کی سب سے زیادہ جامع تعریف ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تھا کہ تقویٰ کیا ہے؟ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ امیر المومنین! کبھی آپ کا ایسے راستے پر گذر ہوا ہے جو کانٹوں سے پُر ہو؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کئی بار ہوا ہے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسے موقع پر آپ نے کیا کیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ دامن سمیٹ لئے اور نہایت احتیاط سے چلا۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بس تقویٰ اسی کا نام ہے، یہ دنیا ایک خارستان ہے، گناہوں کے کانٹوں سے بھری پڑی ہے، اس لئے دنیا میں اس طرح چلنا اور زندگی گذارنا چاہئے کہ دامن گناہوں کے کانٹوں سے نہ الجھے، اسی کا نام ''تقویٰ'' ہے جو سب سے زیادہ قیمتی سرمایہ ہے۔

تقویٰ تمام حسنات کی جڑ ہے، دارین کے خزانوں کی کنجی ہے اور تمام کامیابیوں کا ذریعہ ہے، اسی سے مشکلیں آسان ہوتی ہیں، بے حساب روزی ملتی ہے، گناہ معاف ہوتے ہیں، جنت ہاتھ آتی ہے، اجر بڑھتا ہے اور ایک عجیب قلبی سکون ملتا ہے جس کے بعد کوئی سختی سختی نہیں رہتی، تمام پریشانیاں اندر ہی اندر کافور ہو جاتی ہیں۔

اسی طریقہ سے حسن اخلاق کی وجہ سے انسان بڑے بڑے عابد کے مقام و مرتبہ کو حاصل کر لیتا ہے، چنانچہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت نقل فرماتی ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مومن اپنے عمدہ اخلاق کے

ذریعہ متواتر روزہ رکھنے والے شب بیدار عابد کے مقام ومرتبہ کو حاصل کر لیتا ہے۔(ابوداؤد)
اللہ ہم سب کو متقی پرہیزگار اور خلیق بنائے۔آمین

(6)

Keep Allah in mind

The Messenger of Allah taala peace and blessing of Allah taala be upon him, said, "keep Allah in mind wherever you are; follow a wrong with a right that offsets it; and treat people courteously."

(Tirmidhi Shareef)

منور کردے یارب مجھ کو تقویٰ کے معالم سے
ترے در تک جو پہنچا دے ملادے ایسے عالم سے
کتب خانے تو ہیں بہت آفاقِ عالم میں
جو ہو اللہ کا عالم، ملو تم ایسے عالم سے
(اختر)

....

الحدیث السابع

تَحرِیمُ سَبِّ الْمُسْلِمِ

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''سِبَابُ الْمُسْلِمِ فِسْقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ'' (رواه البخاری و مسلم)

گالم گلوچ:

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''مسلمانوں کو گالی دینا فسق ہے اور ان کو قتل کرنا کفر ہے۔'' (بخاری ومسلم)

تشریح: ہمارے معاشرے میں بہت ساری برائیوں میں سے ایک بڑی برائی گالم

گلوچ ہے، جس سے بچنا انتہائی ضروری ہے، لیکن اس معاملے میں ہم بڑی غفلت کے شکار ہیں۔ آج جب ہم اپنے گردوپیش کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ دیکھ کر سر شرم سے جھک جاتا ہے کہ ہمارے یہاں گالیاں لوگوں کے تکیہ کلام کے طور پر استعمال ہوتی ہیں۔ نہایت فحش غلیظ کلمات زبانوں پر اس طرح چڑھے رہتے ہیں کہ ان کے نکلتے وقت ذرہ برابر ان کی قباحت کا احساس تک نہیں ہوتا، حالانکہ فحش کلامی اور گالم گلوچ سے انسان کا وقار خاک میں مل جاتا ہے، خواہ آدمی کتنا ہی باصلاحیت کیوں نہ ہو بدزبانی کی وجہ سے وہ لوگوں کی نظروں سے گر جاتا ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

> ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم گالیاں دینے والے، فحش کلامی کرنے والے اور لعنت کرنے والے نہ تھے، زیادہ سے زیادہ ہم میں سے کسی پر عتاب ہوتا تو یہ فرماتے: اس کی پیشانی خاک آلود ہو، اسے کیا ہوا۔'' (بخاری شریف)

غرضیکہ گالم گلوچ، فحش کلامی، لعن طعن اور بدزبانی کسی بھی صاحب ایمان کے شایان شان نہیں۔ اللہ ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین

(7)

Cursing Abusing

The Prophet (P.B.U.H.) said, "cursing a Muslim is sinful, and murdering him is disbelief."

(Bukhari and Muslim)

قطعہ

بات کیا تھی کہ نہ قیصر و کسریٰ سے دبے
چند وہ لوگ کہ اونٹوں کے چرانے والے
جن کو کافور پہ ہوتا تھا نمک کا دھوکہ
بن گئے دنیا کی تقدیر بنانے والے

الحدیث الثامن

اَلنَّهْیُ عَنِ التَّحْدِیْثِ بِغَیْرِ التَّحْقِیْقِ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ''كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ.'' (رواه مسلم)

بغیر تحقیق کے بیان کی ممانعت:

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''انسان کے گنہگار ہونے کے لئے یہ کافی ہے جو سنے اس کو بیان کردے۔'' (مسلم شریف)

تشریح: مذکورہ روایت سے ملتی جلتی ایک اور روایت ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انسان کے جھوٹا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ جو سنے اس کو بیان کردے۔ (مسلم شریف)

ان دونوں روایتوں سے یہ معلوم ہوا کہ جب کوئی بات پہنچے تو پہلے سنجیدگی سے اس کی تحقیق کرے پھر کوئی قدم اٹھائے۔ قرآن حکیم میں بھی اللہ پاک نے یہی حکم دیا ہے:

''اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی گنہگار خبر لے کر آئے تو تحقیق کرلو۔''

(حجرات:٦)

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

''اکثر نزاعات و مناقشات کی ابتدا جھوٹی خبروں سے ہوتی ہے، اس لئے اول اختلاف وتفریق کے اس سرچشمہ کو بند کرنے کی تعلیم دی۔ یعنی کسی خبر کو یوں ہی بے تحقیق قبول نہ کرو۔ فرض کیجئے ایک بے راہ رو اور تکلیف دہ آدمی نے اپنے کسی خیال اور جذبے سے بے قابو ہو کر کسی قوم کی شکایت کی، تم محض اس کے بیان پر اعتماد کر کے اس قوم پر چڑھائی کردو، اس کے بعد پتہ چلے کہ اس شخص

نے غلط کہا تھا، تو خیال کرو اس وقت کتنا پچھتانا پڑے گا اور اپنی جلد بازی پر کیا کچھ ندامت ہوگی اور اس کا نتیجہ جماعت اسلام کے حق میں کتنا خراب ہوگا۔"
اللہ پاک ہمیں بصیرت کے ساتھ ان باتوں کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(8)

Watch your talks

The Messenger of Allah said, "A person has done enough wrong in his life if he simply repeats everything he hears." (Muslim Shareef)

قطعہ

درد عشق حق بھی تم حاصل کرو
لاکھ تم عالم ہوئے فاضل ہوئے
یک زمانہ صحبتے با اولیاء
جس نے پائی ہے وہی کامل ہوئے
(اختر)

....

الحديث التاسع

اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ." (رواه البخاری و مسلم)

گفتگو میں خوش خلقی باعث اجر وثواب:

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "بھلی بات کہنا صدقہ ہے۔" (بخاری ومسلم)

تشریح: فارسی زبان کا ایک مقولہ ہے ''زباں شیریں ملک گیری'' گفتگو میں خوش خلقی اور میٹھی زبان ملکوں کے فتح کرنے کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ دنیوی زندگی اور اخروی زندگی کی کامیابی کا راز نرم خوئی اور مہربانی میں ہے، درشتگی اور سخت گیری بنے بنائے کام بگاڑ دیتی ہے اور اپنوں کو غیر، دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے، اچھی خاصی پرسکون زندگی کانٹوں کی سیج بن کر رہ جاتی ہے۔ اس لئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ یا تو بھلی بات کہے، خیر کی بات کہے، ورنہ خاموش رہے۔'' (بخاری شریف)

(9)

Kind Word

The Messenger of Allah peace and blessing of Allah be upon him, said, "A kind word is charity." (Bukhari and Muslim)

....

الحديث العاشر

تَرْكُ مَالايَعْنِى الْمُسْلِمُ

قَدْ وَرَدَ فِى الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ الصَّادِقِ الْمُعْتَبَرِ اَنَّهُ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''مِنْ حُسْنِ اِسْلامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَالايَعْنِيْهِ.''

(رواه الترمذی)

غیر ضروری امور سے احتراز:

ترجمہ: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشد فرمایا کہ ''اسلام کی خوبی میں سے یہ ہے کہ انسان لایعنی کاموں میں مشغول نہ ہو۔'' (ترمذی)

تشریح: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''صحت اور فراغت دو ایسی نعمتیں ہیں جن میں بہت سے انسان خسارے میں ہیں۔'' (بخاری شریف)

ان دونوں نعمتوں کی صحیح قدردانی یہ ہے کہ انسان لایعنی کام میں اپنے قیمتی اوقات کو ضائع نہ کرے بلکہ ایک ایک منٹ سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے اور آخرت بنانے کے لئے اپنے اوقات کو صرف کرے۔

محدث ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

''صحت اور فرصت کے لمحات اللہ کی عظیم نعمتیں ہیں، ان کی قدردانی یہ ہے کہ اللہ کی اطاعت کی جائے اور اس کی منع کردہ چیزوں سے پرہیز کیا جائے، اگر اس میں کوتاہی ہوئی تو وہ شخص آخرت کے خسارے میں رہے گا۔''

اللہ پاک محض اپنے فضل وکرم سے لایعنی کاموں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور فکر آخرت کی دولت سے سرفراز فرمائے۔ آمین ثم آمین

(10)

Minding own Business

the Messenger of Allah (P.B.U.H.) said, "Beautiful Islam ntails minding one's own business."

(Tirmidhi)

....

الحديث الحادى عشر

اُلامَّهَاتُ لَهَا مَرَاتِبُ عَالِيَةٌ

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ.'' (رواه احمد)

ماں کا مقام ومرتبہ:

ترجمہ: جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''جنت ماؤں کے

قدموں کے نیچے ہے۔'' (مسند احمد)

تشریح: اس روایت سے ماں کی قدر و منزلت اور ان کے مقام و مرتبہ کا علم ہوا کہ انسان ماں کی خدمت کر کے جنت کا حقدار بن جاتا ہے۔ اسی سلسلے کی ایک اور روایت ہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ:

''ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: یا رسول اللہ! میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری ماں، اس نے عرض کیا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری ماں، اس نے عرض کیا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری ماں، اس نے عرض کیا: پھر کون یا رسول اللہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا باپ'' (بخاری و مسلم)

والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ جہاں اللہ پاک نے یہ حکم دیا کہ میرے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو اسی کے ساتھ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا بھی حکم دیا، ارشاد باری ہے:

''اور حکم کر چکا تیرا رب کہ نہ پوجو اس کے سوائے اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو۔'' (بنی اسرائیل ۲۳)

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس آیت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے والدین کے ادب و احترام اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کو اپنی عبادت کے ساتھ ملا کر واجب فرمایا جیسا کہ سورہ لقمان میں اپنے شکر کے ساتھ والدین کے شکر کو ملا کر لازم فرمایا ہے:

اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ

یعنی میرا شکر ادا کرو اور اپنے والدین کا بھی

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کے بعد والدین کی اطاعت سب سے اہم اور اللہ تعالیٰ کے شکر کی طرح والدین کا شکر گذار ہونا بھی واجب ہے۔

مندرجہ ذیل حدیث پاک بھی اس کی تائید کرتی ہے:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص نے یہ سوال کیا کہ اللہ کے نزدیک سب سے محبوب عمل کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز اپنے وقت پر پڑھنا، اس نے پھر دریافت کیا کہ اس کے بعد کونسا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا'' (شعب الایمان)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''جو شخص اللہ کے لئے ماں باپ کا فرمانبردار رہا اس کے لئے جنت کے دو دروازے کھلے رہیں گے اور جو ان کا نافرمان ہوا اس کے لئے جہنم کے دو دروازے کھلے رہیں گے، اور اگر ماں باپ میں سے کوئی ایک ہی تھا تو ایک دروازہ (جنت یا دوزخ کا) کھلا رہے گا۔ اس نے دریافت کیا کہ یہ جہنم کی وعید اس صورت میں بھی ہے کہ ماں باپ نے اس شخص پر ظلم کیا ہو؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا: ''وَاِنْ ظَلَمَا، وَاِنْ ظَلَمَا، وَاِنْ ظَلَمَا'' یعنی ماں باپ کی نافرمانی پر جہنم کی وعید ہے خواہ ماں باپ نے لڑکے پر ظلم کیا ہو۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ ماں باپ سے انتقال لینے کا حق نہیں کہ انہوں نے ظلم کیا تو یہ بھی ان کی خدمت و اطاعت سے ہاتھ کھینچ لے۔'' (شعب الایمان)

اللہ ہم سب کو والدین کے ساتھ حسن سکول کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(11)

Mother's Preference

The last Prophet (P.B.U.H.) said, paradise lies beneath, the feet of mother." (Musnad-e-Ahmed)

....

الحدیث الثانی عشر

لِلْجَارِ حَقٌّ

قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "لَیْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِیْ یَشْبَعُ وَجَارُہٗ اِلٰی جَنْبِہٖ جَائِعٌ" (رواہ البخاری)

پڑوسی کی خبر گیری:

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "اس شخص کا ایمان نہیں جو خود تو شکم سیر ہو کے (پیٹ بھر کے) کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو۔"
(بخاری شریف)

تشریح: دین اسلام چونکہ ساری انسانیت کے لئے امن وسلامتی اور تحفظ کا پیغام رکھتا ہے اس لئے وہ کسی بھی انسان کو نظر انداز نہیں کرتا، بلکہ سب کے حقوق متعین کرتا ہے اور ان کی ادائیگی کا حکم دیتا ہے، انہی میں پڑوسی کے بھی حقوق ہیں۔

قرآن مجید میں بھی اللہ تعالیٰ نے پڑوسی کے حقوق بیان کئے ہیں، چنانچہ ارشاد ہے:

"وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ."

پڑوسی کی ایک قسم "جار ذی القربیٰ" اور دوسری قسم "جار جنت" ہے۔ ان دونوں قسموں کی تفسیر میں متعدد اقوال ہیں، مشہور یہ ہیں:

"ایک تفسیر یہ ہے کہ جار ذی القربیٰ سے مراد وہ پڑوسی ہے جو تمہارے مکان کے متصل رہتا ہو اور "جار جنت" سے مراد وہ پڑوسی ہے جو تمہارے مکان سے کچھ فاصلے پر رہتا ہو۔

دوسری تفسیر یہ ہے کہ "جار ذی القربیٰ" سے مراد وہ پڑوسی ہے جو اسلامی برادری میں داخل اور مسلمان ہو اور "جار جنب" سے مراد وہ پڑوسی ہے جو غیر مسلم ہو۔

اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ پڑوسی خواہ قریب ہو یا بعید، رشتہ دار ہو یا غیر، مسلم ہو یا غیر مسلم، بہرحال اس کا حق ہے کہ بقدر استطاعت اس کی امداد و اطاعت کی جائے۔'' (معارف القرآن)

پڑوسی کے حقوق کا اندازہ مندرجہ ذیل روایت سے لگایئے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''محلّہ کے لوگوں میں اللہ کے نزدیک سب سے افضل وہ شخص ہے جو اپنے پڑوسیوں کے حق میں بہتر ہو۔'' (ترمذی)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''جبرئیل علیہ السلام ہمیشہ مجھے پڑوسی کی رعایت وامداد کی تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ شاید پڑوسی کو بھی رشتہ داروں کی طرح وراثت میں شریک کردیا جائے۔'' (بخاری ومسلم)

(12)

Neighbour's Rights

The Prophet (Sallallahu Alai he Wasallam) said, "A believer is not one who eats his fill while his next door neighbour goes hungry." (Bukhari Shareef)

قطعہ

رہ کے دنیا میں بشر کو نہیں زیبا غفلت
موت کا دھیان بھی لازم ہے کہ ہر آن رہے
جو بشر آتا ہے دنیا میں یہ کہتی ہے قضا
میں بھی پیچھے چلی آتی ہوں یہ دھیان رہے

....

الحدیث الثالث عشر

ذَمُّ اللِّوَاطَةِ

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ''مَلْعُوْنٌ مِنْ عَمِلَ بِعَمَلِ قَوْمِ لُوْطٍ.'' (مسند احمد بن حنبل)

ہم جنسی کی لعنت:

ترجمہ: جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''ملعون و مردود ہے وہ شخص جو ہم جنسی کا ارتکاب کرے۔'' (مسند احمد بن حنبل)

تشریح: ہم جنسی یعنی مردوں کا مردوں سے اور عورتوں کا عورتوں سے خواہشات پوری کرنا وہ منحوس اور غلیظ ترین جرم ہے جس کا ارتکاب دنیا میں سب سے پہلے قوم لوط نے کیا۔ حضرت لوط علیہ السلام نے بہت سمجھایا لیکن قوم راہ راست پر نہ آئی تو اللہ پاک نے ایسے دردناک عذاب سے اس قوم کو ہلاک کر دیا کہ اس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ ان کی بستیوں کو الٹ کر انہیں پتھروں سے سنگسار کیا گیا اور جس جگہ یہ بستیاں الٹی گئیں وہاں ''بحر مردار'' کے نام سے جھیل بن گئی جس میں اب تک بھی کوئی جاندار چیز زندہ نہیں رہتی۔ (معارف القرآن و مظہری)

شب معراج آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک سیاہ ٹیلہ ہے جس پر کچھ مخبوط الحواس لوگ موجود ہیں، ان کے پیچھے کے راستے سے دہکتی ہوئی آگ ڈالی جارہی ہے جوان کے جسموں سے ہو کر منہ، ناک، کان اور آنکھوں کے راستے خارج ہورہی ہے۔ ان لوگوں کے بارے میں پوچھنے پر معلوم ہوا کہ یہ لواطت کرنے والے (یعنی مرد ہو کر مرد ہی سے جنسی خواہش پوری کرنے والے غلیظ) لوگ ہیں، اس کام کو کرنے اور کرانے والے دونوں عذاب میں گرفتار ہیں۔ اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔ (شرح الصدور)

بے ریش نوعمر بچوں کے ساتھ اختلاط سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔ بعض

تابعین کا قول ہے دیندار عبادت گذار نوجوان کے لئے پھاڑ کھانے والے درندے سے بھی بڑا دشمن اور نقصان دہ وہ امرد لڑکا ہے جو اس کے پاس آتا جاتا ہے۔

مشہور محدث محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ جانوروں میں سے بھی سوائے گدھے اور خنزیر کے کوئی جانور قوم لوط والا عمل نہیں کرتا۔ (تفسیر در منثور)

(13)

Coplate against Nature

Allah,s Messenger (s) said, "Condemned is the sodomite for his sodomy."(Musnad-e-Ahmad)

قطعہ

غرض اتنی ہے بس پیرِ مغاں کے جام و مینا سے
کہ ہم مالک کو اپنے دیکھ لیتے قلب بینا سے
وہ مالک ہے جہاں چاہے تجلی اپنی دکھلائے
نہیں مخصوص ہے اس کی تجلی طور سینا سے
(اختر)

....

الحديث الرابع عشر

اَلْمَنْعُ عَنِ التَّعْيِيْرِ

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ عَيَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهُ." رواه الترمذی)

شرم دلانے کی ممانعت:

ترجمہ: رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "جو شخص اپنے بھائی کو کسی گناہ کے بارے میں عار دلائے تو وہ شخص مرنے سے پہلے اس گناہ میں

ضرور ملوث ہوگا۔" (ترمذی شریف)

تشریح: ہمارے معاشرے میں اگر کسی سے کوئی گناہ سرزد ہوجائے تو دوسرے لوگ اسے عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے، شریف لوگ اسے اپنی مجلس میں نہیں بٹھاتے، اس سے بات چیت کرنا اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں، نیز اس کے سابقہ گناہ کی بنا پر عار دلایا جاتا ہے، طعن وتشنیع کی جاتی ہے، حالانکہ اس کا انجام بڑا بھیانک ہے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنے بھائی کو کسی گناہ پر عار دلائے تو وہ شخص مرنے سے پہلے اس گناہ میں ضرور ملوث ہوگا۔

بہرحال گناہ سے نفرت ہونی چاہئے۔ گناہ گار قابل نفرت نہیں بلکہ قابل رحم ہے۔ خود حق سبحانہ وتقدس نے اس کے ساتھ رحم وکرم اور عفوودرگذر کا اظہار فرمایا ہے، چنانچہ سورہ زمر آیت ۵۳ میں اللہ پاک فرماتے ہیں:

"آپ کہہ دیجئے اے بندو میرے جنہوں نے کہ زیادتی کی ہے اپنی جان پر
آس مت توڑو اللہ کی مہربانی سے، بے شک اللہ بخشتا ہے سب گناہ، وہ جو ہے
وہی ہے گناہ معاف کرنے والا مہربان۔"

یہ آیت کریمہ ارحم الراحمین کی بے پایاں رحمت اور عفوودرگذر کی شان عظیم کا اعلان کرتی ہے اور سخت سے سخت مایوس العلاج مریضوں کے حق میں اکسیر شفاء کا حکم رکھتی ہے۔

عار اور شرم دلانے سے اس لئے بھی روکا گیا ہے کہ ایمان والے سے گناہ ہوجائے اور وہ توبہ نہ کرے یہ نہیں ہوسکتا اور جب اس نے اپنے گناہ سے توبہ کرلیا تو وہ ایسا پاک صاف ہوگیا جیسا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ ہر انسان کو اپنی عزت پیاری ہے اور شریعت ہمیں حکم دیتی ہے کہ ہم ہر انسان کی عزت کا خیال رکھیں، ہر ایمان والے کا احترام کریں، متعدد نصوص اس پر شاہد ہیں، اور یہ شرم دلانا اس احترام کے خلاف ہے۔

اللہ ہمیں ایک دوسرے کی عزت نفس کا احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(14)

Don't shame a brother

Our Prophet Mohammad (s) said, "Whoever faults his brother for some wrong shall not die before doing it himself." (Tirmidhi Shareef)

بھروسہ کچھ نہیں اس نفسِ امارہ کا
فرشتہ بھی یہ ہوجائے تو اس سے بدگماں رہنا
(اختر)

الحديث الخامس عشر

نَصْرُ اللهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَدُ اللهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ."

(رواه الترمذی)

اجتماعیت میں اللہ کی مدد:

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "اجتماعیت میں اللہ کی مدد شامل حال ہوتی ہے۔" (ترمذی شریف)

تشریح: یہ حدیث اتحاد واتفاق کا درس دے رہی ہے۔ قرآن وحدیث میں بہت ہی وضاحت کے ساتھ اتحاد واتفاق کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے، چنانچہ اللہ تبارک ارشاد فرماتے ہیں:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيْعاً وَّلَا تَفَرَّقُوْا. (آل عمران: ۱۰۳)

اور مضبوط پکڑو رسی اللہ کی سب مل کر اور پھوٹ نہ ڈالو۔

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے علامہ شبیر احمد عثانی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں کہ:

"سب مل کر قرآن کو مضبوط تھامے رہو جو خدا کی مضبوط رسی ہے، یہ رسی ٹوٹ تو

نہیں سکتی ہاں چھوٹ سکتی ہے، اگر سب مل کر اس کو پوری قوت سے پکڑے رہو گے تو کوئی شیطان شر انگیزی میں کامیاب نہ ہو سکے گا اور انفرادی زندگی کی طرح مسلم قوم کی اجتماعی قوت بھی غیر متزلزل اور ناقابل اختلال ہو جائے گی۔ قرآن کریم سے تمسک کرنا ہی وہ چیز ہے جس سے بکھری ہوئی قوتیں جمع ہوتی ہیں اور ایک مردہ قوم حیات تازہ حاصل کرتی ہے۔ لیکن تمسک بالقرآن کا یہ مطلب نہیں کہ قرآن کو اپنی آراء واہواء کا تختہ مشق بنالیا جائے بلکہ قرآن کریم کا وہی مطلب معتبر ہوگا جو احادیث صحیحہ اور سلف صالحین کی متفقہ تصریحات کے خلاف نہ ہو۔"

اور بھی کئی آیتیں ہیں جن میں اتحاد واتفاق کی تعلیم ہے۔ اس کے علاوہ متعدد احادیث بھی اس موضوع پر ذخیرہ احادیث میں موجود ہیں۔ مثلاً حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

"جو شخص جماعت سے بالشت بھر جدا ہوا اس نے اسلام کا پٹہ اپنی گردن سے نکال دیا۔" (مسند احمد بن حنبل)

ایک دوسری روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

"جماعت کثیر کا اتباع کرو، پس جو شخص جماعت سے الگ ہوا اس کو دوزخ میں تنہا ڈالا جائے گا۔" (ابن ماجہ)

غرضیکہ اتحاد واتفاق کی اہمیت مسلم ہے، جب تک مسلمانوں میں اتحاد تھا دنیا ان سے کانپتی تھی، بڑے بڑے جابر وقاہر فرمانروا ہمارا نام سن کر لرز جاتے تھے، کانپ جاتے تھے، ہمارا ایک رعب تھا، دبدبہ تھا، دنیا کی کوئی طاعت ہمیں شکست نہیں دے سکتی تھی۔ لیکن آج ہمارے اندر اتحاد واتفاق نہیں، قومی یکجہتی نہیں، اس لئے آج ہم بے حیثیت ہو گئے، کیونکہ اللہ نے فرمایا کہ:

"اے ایمان والو! آپس میں جھگڑا نہ کرو، ورنہ تمہاری ہوا نکل جائے گی۔"

آج یہی وجہ ہے کہ مسلمان ہر میدان میں پیچھے نظر آ رہا ہے۔

اللہ ہمیں بصیرت کے ساتھ ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے اور آپس میں متحد ہو کر زندگی گذارنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین

شاعر مشرق علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے:

ایک ہوجائیں تو بن سکتے ہیں خورشید مبیں
ورنہ ان بکھرے ہوئے تاروں سے کیا بات بنے

(15)

Allah's Protection in unity

The last messenger of Allah Muhammad (s) said, "Allah's Protective hand is with the Congregation."

(Tirmidhi Shareef)

....

الحديث السادس عشر

قَوْلُ الْحَقِّ

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قُلِ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مُرّاً." (رواه ابن حبان)

حق بات کہنا:

ترجمہ: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "حق بات کہو اگر چہ کڑوی ہو" (ابن حبان)

تشریح: آج حق بات کہنے والے لوگ بہت کم رہ گئے ہیں، آج کے زمانہ میں حق بات کہنے سے لوگ ڈرتے ہیں کہ نہ جانے حق بات کہہ دی یا بے لاگ تبصرہ کر دیا تو ہمارا کیا بنے گا، اس لئے مصلحت کا بہانہ بنا کر حق بات کو چھپا لیتے ہیں اور گوم مول بات پیش کرتے ہیں، حالانکہ حق تو حق ہوتا ہے، اپنا اثر دکھا کر ہی رہتا ہے، اسی لئے تو کہا گیا کہ "حق غالب

ہی ہوتا ہے مغلوب نہیں ہوتا۔‘‘

بہر حال حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ہمیں حق وصداقت کو اپنانا ہے، چاہے مخاطب کو برا لگے۔ اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(16)

Speak the truth

The Messenger of Allah (s) said, "Speak the truth even though it be bitter." (Ibn-e-Hibban)

الحديث السابع عشر

اَدَبُ الْجُلُوْسِ بَيْنَ اِثْنَيْنِ

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ’’لايَجْلِسُ الرَّجُلُ بَيْنَ اِثْنَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا.‘‘ (رواه ابو داؤد)

دوآدمی کے بیچ بغیر اجازت بیٹھنے کی ممانعت:

ترجمہ: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ’’کوئی آدمی دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھے۔ (ابوداؤد شریف)

تشریح: حدیث مذکور میں بیٹھنے کا ایک ایسا ادب بیان کیا گیا ہے کہ عموماً اس کی رعایت نہیں کی جاتی اور نہ اسے گناہ سمجھا جاتا ہے، حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، آپ کا منع فرمانا ہی اس کی قباحت کے لئے کافی ہے۔ نیز دو شخصوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر بیٹھنا ان کے تکلیف اور ایذا دینے کا بھی باعث ہے، یہ ایک مستقل گناہ ہے۔ اللہ پاک ہمیں زندگی کے ہر موڑ پر آداب کی رعایت کر کے زندگی گذارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

(17)

Prohibited in sitting between

The last Prophet Muhammad (s) said "A man should never sit between two persons unless granted their permission." (Abu Dawud Shareef)

....

الحديث الثامن عشر

لافَضْلَ لِاَحَدٍ عَلٰى اَحَدٍ اِلَّا بِالتَّقْوىٰ

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْمُسْلِمُوْنَ اِخْوَةٌ، لَافَضْلَ لِاَحَدٍ عَلٰى اَحَدٍ اِلَّا بِالتَّقْوىٰ." (رواه الطبرانی)

اسلامی مساوات:

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "سارے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں، کسی کو کسی پر تقویٰ کے سوا کوئی فضیلت نہیں۔" (طبرانی شریف)

تشریح: اس روایت میں مساوات کی تعلیم ہے۔ اس کے علاوہ دسیوں روایات ہیں جن میں مساوات کا درس موجود ہے، اس کے علاوہ قرآن کریم نے بھی بار بار مساوات پر زور دیا ہے، مختلف پیرایہ میں مساوات کی اہمیت وافادیت کا تذکرہ کیا ہے، چنانچہ سورہ حجرات آیت نمبر ۱۳ کے تحت اللہ پاک نے بیان فرمایا:

"اے آدمیو! ہم نے تم کو بنایا ایک مرد اور ایک عورت سے اور رکھیں تمہاری ذاتیں اور قبیلے تاکہ آپس کی پہچان ہو، تحقیق عزت اللہ کے یہاں اسی کو بڑی جس کو ادب بڑا۔"

اصل میں انسان کا بڑا ہونا یا چھوٹا ہونا یا معزز وحقیر ہونا ذات پات اور حسب نسب سے کوئی تعلق نہیں رکھتا بلکہ جو شخص جس قدر نیک خصلت اور پرہیزگار ہو اسی قدر اللہ کے یہاں معزز ومکرم ہے۔ نسب کی حقیقت تو یہ ہے کہ سارے انسان ایک مرد اور عورت (آدم وحوا)

کی اولاد ہیں، شیخ، سید، مغل، پٹھان، صدیقی، فاروقی اور انصاری سب کا سلسلہ آدم وحوا پر منتہی ہوتا ہے، یہ ذاتیں اور خاندان اللہ نے محض تعارف اور شناخت کے لئے مقرر کئے ہیں۔

اسلام میں مساوات کا تصور کسی تنگ دائرے کے اندر محدود نہیں ہے بلکہ وہ مسلمانوں کی روح کو مساوات میں ڈبوتا ہے۔ اسلام میں مساوات کا نقطہ آغاز ایک خدا پر ایمان ہے جو تنہا جلاتا اور مارتا ہے، وہی تنہا رزق دیتا ہے، ہر چیز پر اسی کا اختیار ہے، سب اس کی بارگاہ عالیہ میں بندگی کے رشتہ سے برابر ہیں۔ علامہ اقبال نے کتنا سچ کہا ہے:

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

مساوات اسلام کا ایک امتیازی نشان ہے، جس کا اعتراف غیر مسلم مصنفین نے بھی کیا ہے۔ مشہور برطانوی مفکر ''تھامس کارلائل'' نے لکھا ہے کہ ''اسلام کی سب سے بلند تر خصوصیت میری نظر میں اس کی مساوات ہے۔''

غرضیکہ اسلام نے مسلمانوں کو بھائی بھائی بنادیا، ان کے دلوں کو متحد کیا، انہیں قانون اور معاشرت کے اندر مساوات دی۔

(18)

Equality

The last Prophet (s) said, "Muslims are a fraternity therfore, there is no superiority of oneover another, except in scruples." (Tabrani Shareef)

....

الحديث التاسع عشر

اَلصَّدَقَةُ عَلَى الرَّحِمِ

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''اِنَّ الصَّدَقَةَ عَلٰى ذِیْ قَرَابَةٍ یَضْعَفُ اَجْرُهَا مَرَّتَیْنِ.'' (رواه الطبرانی)

رشتہ دار کو صدقہ دینا:

ترجمہ: جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''رشتہ دار کو صدقہ دینے سے اس کا اجر دوگنا ہو جاتا ہے۔'' (طبرانی شریف)

تشریح: اسی مضمون کی ایک اور روایت ہے جو مشکوٰۃ شریف میں موجود ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''کسی محتاج کی مدد کرنا صرف صدقہ ہے اور اپنے کسی عزیز قریب کی مدد کرنا دو امروں پر مشتمل ہوتا ہے، ایک صدقہ اور دوسرا صلہ رحمی۔''

بہت ساری روایات میں صلہ رحمی پر زور دیا گیا ہے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''جو شخص اپنے رزق میں وسعت اور اپنی عمر میں درازی چاہتا ہو اسے چاہئے کہ صلہ رحمی کرے۔'' (بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ مبارک کلمات جو سب سے پہلے میرے کانوں میں پڑے یہ تھے:

لوگو! آپس میں سلام کا رواج دو، اللہ کی رضا جوئی کے لئے لوگوں کو کھانا کھلایا کرو اور ایسے وقت میں نماز کے لئے سبقت کیا کرو جبکہ عام لوگ نیند کے مزے میں ہوں۔ یاد رکھو ان امور پر عمل کر کے تم حفاظت اور سلامتی کے ساتھ بغیر کسی رکاوٹ کے جنت میں پہنچ جاؤ گے۔'' (مشکوٰۃ المصابیح)

(19)

Multiplying Reward

The Messenger of Allah (s) said, "charity given to one's relatives twice multiplies its reward."

(Tabrani Shareef)

منہ دیکھ لیا آئینے میں پر داغ نہ دیکھے سینے میں
دل ایسا لگایا جینے میں مرنے کو مسلماں بھول گئے

جس دور پہ دنیا نازاں تھی ہم اب وہ زمانہ بھول گئے
غیروں کی کہانی یاد رہی ہم اپنا فسانہ بھول گئے

تکبیر تو اب بھی ہوتی ہے مسجد کی فضا میں اے انور
جس ضرب سے دل ہل جاتے تھے وہ ضرب لگانا بھول گئے
(انور)

....

الحدیث العشرون

اَلْخَمْرُ مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَاتَشْرَبُوْا الْخَمْرَ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ." (رواه ابن ماجة)

شراب سے بچو!

ترجمہ: جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "شراب مت پیو کیونکہ شراب ہر برائی کا ذریعہ ہے۔"

تشریح: شراب کے مفاسد اتنے گہرے اور زیادہ ہیں کہ شاید کسی دوسری چیز میں اتنے مفاسد اور مضرات نہ ہوں، اس کے مفاسد مختلف نوعیت کے ہیں۔ بدن انسانی پر شراب کے مضرات یہ ہیں کہ وہ رفتہ رفتہ معدہ کے فعل کو فاسد کر دیتی ہے، کھانے کی خواہش کم کر دیتی ہے، چہرے کی ہیئت بگاڑ دیتی ہے، پیٹ بڑھ جاتا ہے اور عقل کے اعتبار سے اس کی مضرت یہ ہے کہ جب تک نشہ رہتا ہے اس وقت تک عقل کام نہیں کرتی۔

شراب کا ایک بڑا مفسدہ تمدنی یہ ہے کہ وہ اکثر لڑائی جھگڑے کا سبب بنتی ہے اور پھر یہ بغض وعداوت دور تک انسان کو نقصان پہنچاتی ہے۔ شریعت کی نگاہ میں یہ بڑا مفسدہ ہے۔

قرآن کریم میں اس مفسدہ کا تذکرہ سورہ مائدہ آیت نمبر ۹۱ میں ہے:

''شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ ڈالے تم میں دشمنی اور بیر بذریعہ شراب۔''

شراب کا ایک نقصان یہ بھی ہے کہ مدہوشی کے عالم میں بعض اوقات آدمی اپنا پوشیدہ راز بیان کر ڈالتا ہے، جس کی مضرت بڑی تباہ کن ہوتی ہے۔ شراب کی ایک مضرت یہ بھی ہے کہ وہ انسان کو ایک کھلونا بنا دیتی ہے، جس کو دیکھ کر بچے مذاق اڑاتے ہیں، کیونکہ شرابی کی نقل وحرکت سب غیر متوازن ہو جاتی ہے۔

روحانی خرابی یہ ہے کہ نشہ کی حالت میں نہ نماز ہو سکتی ہے نہ اللہ کا ذکر نہ کوئی اور عبادت۔ مالی مضرت کا حال سنئے جس کو ہر شخص جانتا ہے کہ کسی بستی میں اگر ایک شراب خانہ کھل جائے تو پوری بستی کی دولت کو سمیٹ لیتا ہے۔

یہ شراب کے دینی، دنیوی، جسمانی اور روحانی مفاسد کی مختصر فہرست ہے جس کو آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کلمہ میں ارشاد فرمایا کہ:

''شراب ام الخبائث یا مفتاح کل شر ہے۔''

اللہ پاک شراب پینے پلانے سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین ثم آمین

(20)

Avoid liquor

Allah's Messenger (s) said, "Do not drink liquor for it is the key to every evil."(Ibn-e-Majah)

میری زندگی کا مقصد تیرے دیں کی سرفرازی
میں اسی لئے مسلماں میں اسی لئے نمازی

الحديث الحادي والعشرون

اَلنَّهْیُ عَنِ الشَّمَاتَةِ بِالْمُسْلِمِ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "لَاتُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِیْکَ فَیَرْحَمَهُ اللّٰهُ وَیَبْتَلِیْکَ." (رواه الترمذی)

شماتت کی ممانعت:

ترجمہ: رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''اپنے بھائی کی مصیبت پر دل ہی دل میں خوب خوشی محسوس مت کرو، ورنہ اللہ پاک اس پر رحم فرمائے گا اور تمہیں مشقت میں مبتلا کردے گا۔'' (ترمذی شریف)

تشریح: دنیا چونکہ دارالامتحان ہے، یہاں ہر کوئی مصائب وحوادث سے دوچار ہوتا ہے، کبھی وہ بیمار پڑتا ہے، کبھی عزیزوں کی جدائی کا صدمہ اٹھانا پڑتا ہے، کبھی چلتا کاروبار بند ہوجاتا ہے۔ اس موقع پر شریعت ہمیں یہ تعلیم دیتی ہے کہ ہم اس مصیبت زدہ شخص سے ہمدردی کریں اور اس کی ہر ممکن مدد کریں۔ جب آپ کی ہمدردی کے دو میٹھے بول سے اس کے چہرے پر مسرت آئے گی تو آپ کو ایسا سکون حاصل ہوگا جو دولت کا انبار خرچ کرنے سے بھی حاصل نہیں ہوسکتا اور آخرت میں جو بدلہ ملے گا وہ مزید ہوگا۔

محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''مسلمانوں کی مثال باہمی محبت واخوت اور ہمدردی میں ایسی ہے جیسے ایک جسم کہ اس کے کسی عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو باقی سارا جسم بھی تکلیف سے بے چین ہوتا ہے اور اسے بخار چڑھ جاتا ہے۔'' (بخاری ومسلم)

ہمارا حال یہ نہیں ہونا چاہئے کہ ہم اپنے بھائی کی تکلیف پر دل ہی دل میں خوشی محسوس کریں (جسے شماتت کہتے ہیں) کیونکہ اس کا نقصان انجام کے اعتبار سے بڑا بھیانک اور خطرناک ہے کیونکہ صادق ومصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ:

''اپنے بھائی کی مصیبت میں شماتت نہ کرو، ورنہ اللہ پاک اس پر رحمت فرمائے گا اور تمہیں مشقت میں مبتلا کردے گا۔'' (ترمذی شریف)

اللہ اس بیماری سے ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ آمین

(21)

Getting into Affliction

The last Prophet (s) said, "Never express joy at your fellow man's afflictions, for Allah just might free him of them and afflict you." (Tabrani)

قطعہ

ہے روح بندگی بس ان کی مرضی پر فدا ہونا
یہی مقصود ہستی ہے یہی منشائے عالم ہے
ہماری خاک اس لمحہ میں ہے رشک فلک اخترؔ
وہی لمحہ جو میرا ذاکر مولائے عالم ہے
(اخترؔ)

....

الحديث الثاني والعشرون

مَلْعُوْنٌ مَنْ يُّفَرِّقُ بَيْنَ أُمٍ وَوَلَدِهَا

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''مَلْعُوْنٌ مَنْ يُّفَرِّقُ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا.'' (رواه البيهقي في شعب الايمان)

بیٹے کو ماں سے جدا کرنے والا:

ترجمہ: سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''وہ شخص ملعون ہے جو ماں اور اس کے بیٹے کے درمیان جدائیگی ڈالدے۔'' (شعب الایمان)

تشریح: آج ہمارے معاشرے میں ایک مہلک بیماری یہ بھی پھیلی ہوئی ہے کہ لوگ ''کالے عمل'' اور ''سفلی عملیات'' کے ذریعہ ماں اور بیٹے کے درمیان ایسی نفرت پیدا کر دیتے ہیں کہ بیٹا ماں کو دیکھنا نہیں چاہتا، اس سے بات کرنا پسند نہیں کرتا، بلکہ جدائیگی کا خواہاں ہوتا ہے۔قرآن وحدیث میں اس کی بڑی مذمت بیان کی گئی ہے۔

علماء کرام اور فقہاء امت نے قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ لکھا ہے کہ سفلی عمل کرا کے ماں اور بیٹے کے درمیان تفریق ڈالنا حرام ہے۔سفلی عمل کرنے والا بھی کافر ہے اور کرانے والے بھی کافر ہیں۔نیز یہ اخلاق سے بھی گری ہوئی بات ہے۔

اللہ پاک امت مسلمہ کی حفاظت فرمائے اور سب کو ماں کی قدر کرنے اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین ثم آمین

(22)

Separating son from Mother

The last Prophet Muhammad (s) said, "Condemned is anyone who separates child from mother." (Al-Bayhaqi)

....

الحديث الثالث والعشرون

اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ'' (رواه البخاری و مسلم)

بدگمانی بدترین جھوٹ ہے:

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''تم بدگمانی سے بچو، کیونکہ بدگمانی بدترین جھوٹ ہے۔'' (بخاری شریف ومسلم شریف)

تشریح: بدگمانی بدترین جھوٹ ہے، بدترین عادت ہے۔ انتہائی بری خصلت ہے۔قرآن وحدیث میں بہت ہی سختی کے ساتھ بدگمانی کرنے سے روکا گیا ہے۔ چنانچہ سورہ حجرات آیت نمبر۱۲میں اللہ پاک فرماتے ہیں:

''اے ایمان والو! بچتے رہو بہت تہمتیں کرنے سے۔''

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جب فریقین میں بدگمانی پیدا ہو جاتی ہے تو ایک فریق دوسرے فریق سے ایسا بدگمان ہو جاتا ہے کہ حسن ظن کی گنجائش نہیں چھوڑتا، مخالف کی کوئی بات ہو اس کا محل اپنے خلاف نکال لیتا ہے۔اس کی بات میں ہزار احتمال بھلائی کے ہوں اور صرف ایک پہلو برائی کا نکلتا ہو تو ہمیشہ اس کی طبیعت برے پہلو کی طرف چلے گی اور اسی برے اور کمزور پہلو کو یقینی بنا کر فریق مخالف پر الزام تراشی اور تہمت لگانا شروع کر دے گا، پھر یہ بڑے اختلاف پر منتج ہوگا۔'' (ترجمہ شیخ الہند)

یہ بڑا المیہ ہے کہ انسان کو اپنی برائی اور عیوب کا یقین ہے پھر بھی اس کو اصلاح کی کوئی فکر نہیں، دوسرے کے عیوب کے بارے میں صرف شک ہے یقین نہیں لیکن اس کی ٹوہ میں لگ جاتا ہے۔اس حقیقت کو بہادر شاہ ظفر نے بڑے خوبصورت انداز میں بیان کیا ہے:

ظفر اس کو آدمی نہ جانئے گا
گو ہو کیسا ہی صاحب فہم و ذکا
جسے عیش میں یاد خدا نہ رہی
جسے طیش میں خوف خدا نہ رہا

نہ تھی حال کی جب ہمیں اپنی خبر
رہے دیکھتے دوسروں کے عیب و ہنر

پڑی جب اپنی برائیوں پہ نظر
تو نگاہ میں کوئی برا نہ رہا
(ظفرؔ)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ بدگمانی، تجسس، جاسوسی کرنے سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین

(23)

Suspicion: A worst Deceit

The Messenger of Allah (s) said, "Beware of suspicion, for it is the most deceitful of thought."

(Bukhari and Muslim)

....

الحديث الرابع والعشرون

اَلنَّهْيُ عَنِ الْبُخْلِ وَسُوْءِ الْخُلُقِ

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَصْلَتَانِ لا يَجْتَمِعَانِ فِيْ مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ." (رواه البخاری)

"بخل" ایک مہلک مرض:

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "دو عادتیں مومن میں جمع نہیں ہوسکتیں، بخالت اور بداخلاقی۔" (بخاری شریف)

تشریح: بخالت اور بداخلاقی یہ دونوں بدترین صفات ہیں۔ چنانچہ ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بداخلاقی نحوست لاتی ہے جبکہ حسن خلق برکت اور زیادتی کا باعث ہے۔

بخالت اور بداخلاقی صاحب ایمان کو زیب نہیں دیتیں، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''دوعادتیں مومن میں جمع نہیں ہوسکتیں ۱۔ بخالت ۲۔ بداخلاقی۔''

بخیل اللہ کے نزدیک بھی مبغوض ہے اور معاشرہ میں بھی قدر ومنزلت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا۔ بخیل مبغوض ہے اس لئے اس کو اللہ کی ذات پر اعتماد نہیں ہوتا، وہ یہ سمجھتا ہے کہ خرچ کروں گا تو کہاں سے آئے گا؟ اپنی ابتدا کو نہیں دیکھتا، جب کہ سخی کو اللہ کی ذات پر اعتماد ہوتا ہے اس لئے خرچ کرتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ جس خدا نے پہلے دیا تھا پھر دے گا، خوب دے گا۔

بخیل مال کی محبت میں ایسا مجبور ہوجاتا ہے کہ عقل کے تقاضے اور شرعی واضح حکم کے باوجود اسے خرچ کرنا بوجھ معلوم ہوتا ہے، حالانکہ ضروری اور واجبی جگہوں پر خرچ کرنے میں بخل کرنا قرآن مجید میں کافروں اور منافقوں کا عمل بتلایا گیا ہے۔

(24)

Immorality a bad habit

The last Messenger of Allah said; "Two qualities are never coupled in a believer: miserliness and immorality." (Bukhari Shareef)

قطعہ

محبت کا جنوں باقی نہیں ہے
وہ دل وہ آرزو باقی نہیں ہے
نماز و روزہ و قربانی و حج
یہ سب باقی ہے تو باقی نہیں ہے
(اقبالؔ)

الحديث الخامس و العشرون

تَدَبَّرُوا الْقُرْآنَ

قَـالَ رَسُوْلُ اللهِ صَـلَّى اللهُ عَلَيْـهِ وَسَلَّمَ: ''يَا اَهْلَ الْقُرْآن! لاَتَتَوَسَّدُوْا الْقُرْآنَ وَاتْلُوْهُ حَقَّ تِلاَوَتِهِ مِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَفْشُوْهُ وَتَغَنُّوْهُ وَتَدَبَّرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَلاَ تُعَجِّلُوْا ثَوَابَهُ فَاِنَّ لَهُ ثَوَاباً'' (رواه البيهقي في شعب الايمان)

معانی قرآن میں تدبر کرو:

ترجمہ: رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''اے قرآن والو! قرآن مجید کو تکیہ نہ بناؤ اوراس کی شب وروز ایسی تلاوت کرو جیسا اس کا حق ہے اوراس کی اشاعت کرواوراسے اچھی آواز سے پڑھواوراس کے معانی میں تدبر کروتاکہ تم فلاح کو پہنچواوراس کے بدلہ کے لئے جلدی نہ کرو کیونکہ آخرت میں اس کا بڑا اجراور بدلہ ہے۔'' (شعب الایمان)

تشریح: قرآن مجید کو تکیہ نہ بناؤ۔ اس کا ایک مطلب تو یہی ہے کہ واقعتاً اس کو تکیہ نہ بناؤ، اس پر ٹیک نہ لگاؤ کہ یہ خلاف ادب ہے۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ یہ غفلت سے کنایہ ہے یعنی بعض گھروں میں قرآن کریم کو غلاف میں ملبوس کر کے برکت کے حصول کے لئے تکیہ پر رکھ دیا جاتا ہے، جب کہ یہ قرآن مقدس کی حق تلفی ہے، اس کا حق یہ ہے کہ اس کی تلاوت کی جائے، معانی قرآن میں تدبر کر کے زندگی کو اس کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی جائے، قرآن کریم کے علوم و معارف علماء مفسرین سے سیکھ کر اللہ سبحانہ وتقدس کے اوامر کو بجالایا جائے اور منہیات سے پرہیز کیا جائے اور زندگی کے ہر موڑ پر قرآن وسنت کا اتباع کی جائے، کہ اسی میں ہماری کامیابی مضمر ہے۔ نیز تحریر، تقریر اور ترغیب سے جس طرح ہو سکے قرآن مقدس کی اشاعت کی جائے۔ اس کا اجر اور بدلہ دنیا کی کوئی طاقت نہیں دے

سکتی اس لئے اجر کے طالب نہ رہیں، آخرت میں بڑا اور بہترین اجر ملے گا۔ انشاء اللہ۔
اللہ ہم سب کو قرآن کریم کا عاشق بنائے اور اس کی تلاوت کی حلاوت نصیب فرمائے اور اس عظیم نعمت عظمیٰ کی قدر دانی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

(25)

Ponder over Quran's contents

The Prophet (s) said, "o you devotees of the Quran! Do not use the Quran as a pillow but read it properly day and night. as it is ought to be read. Propagate the Quran, read it in a good voice and ponder over its contents, so that you may succeed. Do not seek a reward for it, because it has got a magnificent reward." (Bayhaqi)

فرصتِ زندگی کم ہے محبتوں کے لئے
لاتے ہیں وقت کہاں سے نفرتوں کے لئے

....

الحديث السادس والعشرون

تَحْرِيْمُ الرِّبَا

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَعَنَ اللهُ اٰكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهُ وَ شَاهِدَهُ وَ كَاتِبَهُ." (رواه ابو داؤد)

سودی لین دین لعنت الٰہی کا سبب ہے:

ترجمہ: مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "اللہ تبارک وتعالیٰ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کی گواہی دینے والے اور سودی معاملہ لکھنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔" (ابوداؤد شریف)

تشریح: قرآن مجید میں حق سبحانہ وتقدس نے نہ صرف یہ کہ سودی لین دین سے منع کیا ہے بلکہ سودی کاروبار میں لگے رہنے والوں سے اعلان جنگ کیا ہے، ارشاد ہے:

"فَأْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِنَ اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ."

اس طرح کی سخت وعید کسی اور عمل پر وارد نہیں ہوئی ہے، اس سے سودی کاروبار کی شناعت اور قباحت کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

احادیث مبارکہ میں بھی بڑی سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''سود کے ستر اجزاء ہیں جن میں سب سے ہلکا درجہ ایسا ہے جیسے کوئی شخص اپنی ماں سے (نعوذ باللہ) منہ کالا کرے۔'' (ابن ماجہ)

ایک روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ:

''معراج کی رات میرا گذر ایسی جماعت پر ہوا جن کے پیٹ گھڑوں کی مانند تھے، جن میں سانپ تھے جو باہر سے نظر آرہے تھے، میں پوچھا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ یہ سود کھانے والے لوگ ہیں۔'' (ترغیب وترہیب)

سود خور کا مال اگرچہ بڑھتا ہوا نظر آتا ہے مگر وہ بڑھنا ایسا ہے جیسے کسی انسان کا بدن ورم وغیرہ سے بڑھ جائے، ورم کی زیادتی بھی تو بدن ہی کی زیادتی ہے مگر کوئی سمجھدار انسان اس زیادتی کو پسند نہیں کرتا، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ زیادتی موت کا پیغام ہے۔ اسی طرح سود خور کا مال کتنا ہی بڑھ جائے مگر مال کے فوائد وثمرات یعنی راحت وعزت سے ہمیشہ محروم رہتا ہے۔

سود سے کمائی ہوئی دولت کو اللہ برکت سے محروم رکھتا ہے اور اس پر دیر سویر بربادی آتی ہے کیونکہ سود خور محض دنیاوی لالچ اور طمع کی بنا پر اللہ اور رسول کی ناراضگی سے بے پرواہ ہوکر اپنے موجودہ مال میں زیادتی کا خواہاں ہوتا ہے۔ اللہ ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین

(26)

Usurer condemnated by Allah

The Prophet Muhammad (s) said, "Allah (subhanahu wa taala) condemns the one who takes, pays, witness, or notarizes a usurious transaction." (Abudawud Shareef)

مومن جو فدا نقش کیف پائے نبی ہو
ہو زیرِ قدم آج بھی عالم کا خزینہ
گر سنت نبوی کی کرے پیروی امت
طوفان سے نکل جائے گا پھر اس کا سفینہ
(اختر)

....

الحديث السابع والعشرون

اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْآن

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ، وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ.''

(رواه الترمذی)

تلاوت قرآن مجید کے مختلف انداز:

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ''بلند آواز سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا کھلم کھلا صدقہ کرنے والے کے مانند ہے اور آہستہ قرآن مجید پڑھنے والا خفیہ صدقہ کرنے والے کے مانند ہے۔'' (ترمذی)

تشریح: قرآن مجید کی تلاوت زور سے اور آہستہ دونوں طرح ثابت ہے اور

دونوں طرح پڑھنے کی فضیلت احادیث میں وارد ہوئی ہے۔بعض اوقات باآواز بلند تلاوت افضل ہے جبکہ دوسرے کی ترغیب پیش نظر ہو،لیکن اگر ریا کا احتمال ہو یا زور سے تلاوت کرنے سے کسی کی تکلیف کا اندیشہ ہوتو آہستہ پڑھنا افضل ہے۔جیسے صدقہ وخیرات بعض اوقات اعلانیہ افضل ہے جبکہ دوسروں کو ابھارنا ہواور بعض اوقات مخفی صدقہ افضل ہے جب کہ ریا کا اندیشہ ہو یا دوسروں کا تذلیل ہوتی ہو۔

(27)

Different ways of recitation

The Messenger of Allah Muhammad (s) said, "One reading the Quran loudly is like one who gives charity openly and the one who read silently is like one who gives charity secretly."(Tirmidhi)

....

الحديث الثامن والعشرون

اَهْلُ اللهِ وَ خَاصَّتُهٗ

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ لِلّٰهِ اَهْلِيْنَ مِنَ النَّاسِ، قَالُوْا: مَنْ هُمْ يَارَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: اَهْلُ الْقُرْآنِ هُمْ اَهْلُ اللهِ وَ خَاصَّتُهٗ." (رواه النسائي و ابن ماجه)

اللہ کے اہل اور خواص:

ترجمہ: سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ "لوگوں میں سے کچھ لوگ اللہ پاک کے خاص گھر کے لوگ ہیں۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ وہ کون لوگ ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً ارشادفرمایا کہ قرآن والے کہ وہ اللہ کے اہل ہیں اور خواص۔" (نسائی،ابن ماجہ)

سب سے بہترین وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔'' (بخاری و مسلم)

تشریح: قرآن کریم پڑھنے پڑھانے والے سب سے بہتر ہیں، کیونکہ ''قرآن مقدس'' کلام الٰہی ہے اور کلام الٰہی سب کاموں سے افضل و بہتر ہے، اس کے برابر کوئی کلام نہیں، کوئی فرمان ہیں۔ اسی طریقہ سے قرآن کی تلاوت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین ذکر قرار دیا ہے، اس لئے قرآن مجید کا پڑھنا پڑھانا یقیناً سب چیزوں سے افضل ہونا چاہئے۔ نیز ''قرآن حکیم'' چونکہ اصل دین ہے، اس کی بقاء واشاعت پر ہی دین کا مدار ہے اس لئے اس کے سیکھنے اور سکھانے کا افضل ہونا ظاہر ہے۔

اللہ پاک ہم سب کو قرآن مجید سیکھنے اور سکھانے والا بنائے۔ آمین

(30)

Who is the best person?

The Messenger of Allah (s) said, "Best among you is the person who learns the Quran and teaches others." (Bukhari and Muslim)

....

الحديث الحادى و الثلاثون

فَضْلُ الْعِلْمِ

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَنْ يَّتَعَلَّمَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ عِلْماً ثُمَّ يُعَلِّمَهُ اَخَاهُ.'' (رواه ابن ماجة)

علم کی فضیلت واہمیت:

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''بہترین صدقہ یہ ہے کہ مسلمان علم سیکھے اور پھر اسے اپنے بھائی کو سکھائے۔'' (ابن ماجہ)

تشریح: متعدد روایات میں علم کی فضیلت اور اہمیت کا بیان ہے۔ چنانچہ ایک

روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''جو کوئی علم کی تلاش میں نکلے تو وہ واپس آنے تک اللہ کے راستے میں ہے۔''

(ترمذی شریف)

ایک حدیث میں علم کی فضیلت اس طرح بیان کی گئی ہے کہ:

''علم کا ایک باب سیکھنا سو رکعات نفل سے افضل ہے۔''

علم کی اہمیت کے لئے یہ کافی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو وحی کا سلسلہ شروع ہوا اس میں پہلی وحی علم سے متعلق تھی۔ اسی علم کی بنیاد پر حضرت انسان کو ساری مخلوق پر فضیلت بخشی۔ اسی علم کی وجہ سے سیدنا حضرت آدم علی السلام کو مسجود ملائکہ بنایا۔ علم تقویٰ کے حصول کا ذریعہ ہے اور تقویٰ ابدی سعادت کا ذریعہ ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ علم کا صرف اللہ کے لئے سیکھنا اللہ کے خوف کے حکم میں ہے اور اس کی طلب عبادت ہے، اس کا یاد کرنا تسبیح ہے، اس کی تحقیقات میں بحث کرنا جہاد ہے، اس کا پڑھنا صدقہ ہے، اہل پر خرچ کرنا اللہ کے یہاں قربت ہے، وحشت میں جی بہلانے والا ہے، سفر کا ساتھی ہے، تنہائی میں ایک محدث ہے، خوشی اور رنج میں دلیل ہے اور دشمنوں پر ہتھیار ہے۔ حق تعالیٰ شانہ اس کی وجہ سے ایک جماعت (علماء) کو بلند مرتبہ کرتا ہے کہ وہ خیر کی طرف بلانے والے ہوتے ہیں اور ایسے امام ہوتے ہیں کہ ان کے نشان قدم پر چلا جائے اور ان کے افعال کا اتباع کیا جائے، ان کی رائے کی طرف رجوع کیا جائے۔ علم دلوں کی روشنی ہے، آنکھوں کا نور ہے۔ علم کی وجہ سے بندہ امت کے بہترین افراد تک پہنچ جاتا ہے، دنیا و آخرت کے بلند مرتبے کو حاصل کر لیتا ہے، اس کا مطالعہ روزوں کے برابر ہے، اس کا یاد کرنا تہجد کے برابر ہے۔ اسی سے رشتے جوڑے جاتے ہیں اور اسی سے حلال و حرام کی پہچان ہوتی ہے۔ وہ عمل کا امام ہے اور عمل اس کا تابع ہے۔ سعید لوگوں کو اس کا الہام کیا جاتا ہے اور بد بخت اس سے محروم رہتے ہیں۔

سند کے اعتبار سے یہ روایت کمزور ہے، تاہم مجموعی طور پر جو کچھ بیان ہوا اس کی تائید

دوسری روایات سے ہوجاتی ہے۔

اللہ ہم سب کو عالم باعمل بنائے، اخلاص عطا فرمائے اور علمائے کرام کی قدردانی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

(31)

Best charity

Allah's Messenger (s) said, "The best charity a Muslim practices is acquiring some knowledge and teaching it to his brother." (Ibn-e-Majah)

....

الحديث الثانى والثلاثون

تَعْظِيْمُ كَبِيْرِ الْإِخْوَةِ

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”حَقُّ كَبِيْرِ الْإِخْوَةِ عَلٰى صَغِيْرِهِمْ كَحَقِّ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ.“ (رواه البيهقى فى شعب الايمان)

بڑا بھائی عظمت واحترام میں باپ کے مساوی:

ترجمہ: محسن انسانیت جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”چھوٹے بھائی پر بڑے بھائی کا حق ایسا ہے جیسا کہ والد کا اولاد پر۔“ (شعب الایمان)

تشریح: اس حدیث پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سمجھا رہے ہیں کہ بڑا بھائی عزت واحترام میں باپ کے مانند ہے، یعنی جس طرح اولاد پر باپ کا حق یہ ہے کہ اولاد باپ کی تعظیم وتکریم کرے، حسن سلوک کرے، اسی طریقہ سے بڑے بھائی کی بھی تعظیم وتکریم کرے، حسن سلوک کرے۔ اللہ ہمیں اس حدیث پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

لیکن آج ہمارے معاشرے میں رشتہ داری کا پاس لحاظ نہیں، بھائی بھائی میں جو اخوت و ہمدردی ہونی چاہئے اس کا نام ونشان نہیں، بلکہ بھائی بھائی کا دشمن ہے اور ایسی

دشمنی کہ اس کے دکھ سکھ میں شریک ہونا تو دور کی بات ہے بات کرنا پسند نہیں کرتا۔ بعض اوقات کوتاہی جانبین سے ہوتی ہے، چھوٹا بڑے کی عزت نہیں کرتا اور بڑا چھوٹے پر شفقت نہیں کرتا، حالانکہ بڑے بھائی میں باپ کے جیسا تحمل ہونا چاہئے اور شفقت ومحبت میں باپ کا نمونہ ہونا چاہئے۔ اللہ ہم سب کو ایک دوسرے کا احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(32)

Respect of elder brother

Allah's Messenger (s) said, "An elder brother's right over his younger siblings is similar to a father's right over his children." (Bayhaqi)

....

الحديث الثالث والثلاثون

اَلذَّاكِرُ مِثْلُ الْحَيِّ

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَثَلُ الَّذِىْ يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِىْ لَايَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ." (رواه البخارى و مسلم)

یادالٰہی میں حقیقی زندگی ہے:

ترجمہ: رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "جو شخص اللہ پاک کا ذکر کرتا ہے اور جو نہیں کرتا ان دونوں کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے کہ ذکر کرنے والا زندہ ہے اور ذکر نہ کرنے والا مردہ۔" (بخاری شریف ومسلم شریف)

تشریح: اللہ پاک کا ذکر کرنے والا قلبی اور روحانی اعتبار سے زندہ ہے اور اللہ کا ذکر نہ کرنے والا روحانی اور قلبی اعتبار سے چلتی پھرتی لاش ہے۔

قرآن مجید میں اللہ پاک کا ارشاد ہے:

فَاذْكُرُوْنِىْ اَذْكُرْكُمْ

تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔

اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے:

فَاذْکُرُوْنِیْ فِی مَھْدِکُمْ اَذْکُرْکُمْ فِی لَحْدِکُمْ.

تم اپنے نرم بستر میں مجھے یاد کروگے تو میں تمہیں تمہاری قبر میں یاد کروں گا۔

ان دونوں لفظوں میں اللہ پاک نے زندگی کی حقیقت سمجھا دیا اور کتنے پیار بھرے انداز میں فرمایا کہ تم مجھے یاد کروگے میں تمہیں یاد کروں گا، تم مجھ سے محبت کروگے میں تم سے محبت کروں گا، اگر تم میری اطاعت کروگے تو مخلوق کو تیری اطاعت پر لگادوں گا، اگر تم میری عبادت کروگے تو مخلوق کو تمہاری خدمت پر لگادوں گا، تم میری عزت کروگے میں تمہیں عزت دوں گا، تم مجھے معذرت کے ساتھ یاد کروگے میں تمہیں مغفرت کے ساتھ یاد کروں گا، تم میرے بن جاؤ میں تمہارا بن جاؤں گا۔

اللہ اللہ کیسا پیارا نام ہے
عاشقوں کا مینا اور جام ہے
لذت ذکر حق اللہ اللہ
اور کیا لطف آہ و فغاں میں
(اختر)

(33)

Zakir's Living forgetful's dead

The Prophet (s) said, "The contrast between a person who glorifies Allah and one who does not remember him is like that between the living and the dead." (Bukhari and Muslim)

نہ دیکھیں گے، نہ دیکھیں گے انہیں ہرگز نہ دیکھیں گے
کہ جن کے دیکھنے سے رب مرا ناراض ہوتا ہے
(اختر)

الحديث الرابع والثلاثون

اُذْكُرُوا اللهَ ذِكْراً كَثِيراً

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَكْثِرُوْا ذِكْرَ اللهِ حَتّٰى يَقُوْلُوْا مَجْنُوْنٌ." (رواه احمد بن حنبل)

یادالٰہی کی کثرت:

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ "اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ذکر ایسی کثرت سے کرو کہ لوگ مجنون کہنے لگیں۔" (مسند احمد)

تشریح: مفسر قرآن حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے ترجمان القرآن حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ اللہ نے کوئی چیز بندوں پر ایسی فرض نہیں فرمائی جس کی کوئی حد مقرر نہ کردی ہو اور پھر اس کے عذر کو قبول نہ فرمایا ہو سوائے اللہ کے ذکر کے کہ نہ اس کی کوئی حد مقرر فرمائی اور نہ عقل رہنے تک کسی کو معذور قرار دیا۔ ارشاد ہے "اللہ جل شانہ کا خوب کثرت سے ذکر کرو" رات میں، دین میں، جنگل میں، دریا میں، سفر میں، حضر میں، فقر میں، تونگری میں، بیماری میں، صحت میں، آہستہ اور پکار کر اور ہر حال میں۔

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص حقیقی طور پر اللہ کو یاد کرتا ہے وہ اس کے مقابلہ میں ساری چیز کو بھول جاتا ہے اور اس کے بدلہ میں اللہ پاک خود اس کے لئے ساری چیزوں کی حفاظت کرتے ہیں اور تمام چیزوں کا عوض اس کو عطا کر دیتے ہیں۔

(34)

Zhikr, practice excessively

The Messneger of Allah (s) said, "Practice Zhikr so excessively that people call you insane."

(Musnad-e-Ahmad)

الحديث الخامس و الثلاثون

اَلاِحْسَانُ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اَلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ، فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ." (رواہ البخاری و مسلم)

احسان ۔ تزکیہ کا حاصل:

ترجمہ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''تم اللہ کی عبادت اس طور پر کرو کہ گویا اللہ عز وجل کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ مقام حاصل نہ ہو تو یہ خیال کرو کہ وہ (اللہ تبارک وتعالیٰ) تمہیں دیکھ رہا ہے۔'' (بخاری ومسلم)

تشریح: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقاصد بعثت میں سے ایک مقصد ''تزکیہ'' ہے، دل کو اخلاق حمیدہ سے متصف کرنے اور برے اخلاق سے پاک رکھنے کے لئے تزکیہ کی ضرورت ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ قلب کو اتنا صاف ستھرا رکھا جائے کہ وہ برے اخلاق سے خود بخود نفرت کرنے لگے اور اخلاق فاضلہ کا شوقین ہو جائے۔

اولیاء اللہ کے یہاں جو مخصوص اعمال کی مشق کرائی جاتی ہے اس کا منتہائے مقصود یہ ہے کہ سالکین میں صفت احسان کا ظہور ہو جائے، یعنی دلوں سے غفلت کا پردہ اٹھے اور وہ ایمانی نور ابھر کر آئے کہ جس کی روشنی سے چلتے، پھرتے، اٹھتے، بیٹھتے ہر وقت ذات خداوندی کا استحضار رہے۔ اللہ ہم سب کو صفت احسان کی دولت سے سرفراز فرمائے۔ آمین

(35)

Spiritual devotion

The Messenger of Allah (s) said, "True spiritual excellence is devotion to Allah taala as if you see him though you do not see him or atleast keep in mind that he is seeing you." (Bukhari and Muslim)

الحديث السادس والثلاثون

اَلْحَثُّ عَلَى الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِي اللّٰهُ وَأَحَبَّنِي النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبُّكَ اللّٰهُ وَازْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ.'' (رواه الترمذی وابن ماجة)

زہد واستغناء۔سبب محبوبیت:

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صحابی حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتلایئے کہ جب میں اس کو کروں تو اللہ پاک بھی مجھ سے محبت کرے اور اللہ کے بندے بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دنیا سے بے رخی اختیار کرلو تو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگے گا اور جو (مال وجاہ) لوگوں کے پاس ہے اس سے بھی بے رخی اختیار کرلو تو لوگ بھی تم سے محبت کرنے لگیں گے۔'' (ترمذی وابن ماجہ)

تشریح: حدیث مذکور میں محبوبیت اور مقبولیت کے دو اسباب بیان کئے گئے ہیں، ایک زہد، دوسرے استغناء۔ کیونکہ دنیا کی ہی محبت انسان سے وہ سارے کام کراتی ہے جن کی وجہ سے وہ اللہ کا محبوب نہیں رہتا بلکہ مبغوض ہوجاتا ہے، جیسا کہ ایک مرسل روایت میں ہے کہ ''دنیا کی محبت ہر گناہ اور معصیت کی جڑ ہے'' (فیض القدیر) تو جب انسان کے دل میں دنیا کی محبت ہوگی تو اللہ کی محبت اس دل میں نہیں آسکتی، حقیقی محبت دل میں یا تو اللہ کی ہوگی یا دنیا کی ہوگی، دونوں محبت ایک ساتھ جمع نہیں ہوسکتی۔ مولانا جلال الدین رومی رحمۃ

اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دوں
ایں خیال ست و محال ست و جنوں

یعنی خدا کو بھی چاہتے ہو اور کمینی دنیا کو بھی، یہ تو باطل خیال اور پاگل پن ہے۔

اللہ کی محبت حاصل کرنے کی راہ یہی ہے کہ دنیا ہاتھ میں ہو، جیب میں ہو اور ارد گرد ہو، بس دل میں نہ ہو، جس کی علامت یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہو، نافرمانی میں مبتلا نہ ہو۔

اسی طرح جب کسی شخص کے متعلق عام طور پر لوگ یہ جان لیں کہ یہ ہماری کسی چیز میں حصہ نہیں چاہتا، نہ یہ مال کا طالب ہے نہ کسی عہدہ اور منصب کا تو پھر لوگ اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ اللہ پاک ہم سب کو مقبول بنائے، محبوب بنائے۔ آمین

(36)

Renounce and possess reason for loving

A sahabi (Raziallahu anh) came to Rasulullah (s) and said, "Direct me to an act of virlue, which after performing, I should be loved by both Allah and his men. He replied, if you renounce this world. Allah will love you, and if you obstan from desiring what people possess, they will love you."

(Tirmidhi and Ibne Majah)

....

الحديث السابع والثلاثون

صَدَقَةٌ جَارِيَةٌ

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٌ جَارِيَةٌ اَوْ عِلْمٌ يُنْتَفَعُ بِهِ اَوْ وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُوْ لَهُ." (رواه مسلم)

صدقہ جاریہ:

ترجمہ: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے اعمال کا تعلق اس سے منقطع ہوجاتا ہے سوائے تین چیز کے، ایک صدقہ جاریہ، دوسرے نفع بخش علم اور تیسرے نیک صالح اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔'' (مسلم شریف)

تشریح: مذکورہ روایت میں صدقہ جاریہ کا بیان ہے، مثلاً مساجد و مدارس کی تعمیر، کنواں کھدوا کر پانی کا نظم اور نفع بخش علم میں جس میں علمی تصنیفات اور شاگردوں کے ذریعہ علمی فیضان کی تمام صورتیں داخل ہیں۔ اور صالح اولاد کو مسلسل ثواب کا سبب قرار دیا گیا ہے جو نہایت اہم بشارت ہے۔ ہر مسلمان کو کوشش کرنی چاہئے کہ وہ ان اعمال کو اختیار کرے تاکہ قیامت تک اس کے لئے ثواب جاری رہنے کا انتظام ہو۔ اللہ ہمیں فکر آخرت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(37)

Charitable endowments

The Messenger of Allah (s) said, "when a person dies, his deeds die with him, except for three; Charitable endowments, beneficial knowledge, and righteous children who supplicate on his behalf."

(Muslim Shareef)

....

الحديث الثامن والثلاثون

اَلسَّوَالُ عَنْ خَمْسٍ

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَاتَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُسْئَلَ عَنْ خَمْسٍ: عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ،

وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ، وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اِكْتَسَبَهُ وَفِيْمَا اَنْفَقَهُ، وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ." (رواه الترمذی)

پانچ سوال:

ترجمہ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "انسان کے قدم قیامت کے دن اس وقت تک اپنی جگہ سے نہیں ہٹیں گے جب تک کہ پانچ باتوں کی اس سے پوچھ گچھ نہ ہو جائے (۱) عمر کہاں لگائی؟ (۲) جوانی کہاں گنوائی؟ (۳) مال کہاں سے کمایا؟ (۴) اور کہاں خرچ کیا؟ (۵) اور علم پر کہاں تک عمل کیا؟" (ترمذی شریف)

تشریح: انسان جس حال میں بھی رہے آخرت سے غافل نہ رہے، بلکہ دنیا میں ملنے والی فرصت کے لمحات کو آخرت کی ہمیشہ ہمیشہ کی کامیابی کے حصول کا ذریعہ بنانے کی بھرپور کوشش کرے۔

عام طور پر انسان اللہ پاک کی دو عظیم نعمتوں صحت اور وقت کی نہایت ناقدری کرتا ہے اور ان نعمتوں سے جتنا فائدہ اٹھانا چاہئے تھا اس میں سخت غفلت اور سستی سے کام لیتا ہے۔ چنانچہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ:

"دو نعمتیں ایسی ہیں جن میں بہت سے انسان خسارے میں ہیں، صحت و عافیت اور فرصت کے لمحات۔" (بخاری شریف)

"فتح الباری" میں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی شرح میں علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کو پیش فرمایا جس کا حاصل یہ ہے کہ: یوں سمجھئے کہ صحت و عافیت اور وقت انسانی زندگی کا اصل سرمایہ ہے، اب انسان کی سمجھ ہے کہ وہ انہیں کس کے ہاتھ فروخت کرتا ہے، اگر اللہ تعالیٰ کے کام میں لگائے گا تو گویا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بیچ کر اس کا یقینی معاوضہ حاصل کر کے فلاح یاب ہوگا اور اگر وقتی لذتوں یا سستی میں انہیں ضائع کر دے گا تو ظاہر ہے کہ پھر اس کو حسرت اور افسوس کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو! جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، صحت کو بیماری سے پہلے، مالداری کو فقر سے پہلے، فرصت کے لمحات کو مشغولیت سے پہلے اور زندگی کو موت سے پہلے۔'' (فتح الباری)

یہ وہ پانچ اسباب ہیں جن میں انسان مدہوش ہو کر آخرت سے غافل ہو جاتا ہے، حالانکہ کچھ پتہ نہیں کہ زندگی کا تسلسل کب ختم ہو جائے۔ اس لئے عقلمندی کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ہمیشہ وہ کام کریں جس سے ہمارا مولیٰ راضی ہو اور ہماری عاقبت بنے۔

حدیث مذکور میں جن پانچ سوالوں کا ذکر ہے درحقیقت وہ نعمتیں ہیں جو منجانب اللہ ہمیں عطا ہوئی ہیں۔ اللہ پاک ہم سب کو ان نعمتوں کی قدر دانی کی توفیق نصیب فرمائے، آخرت کا استحضار نصیب فرمائے اور ہم سب کا خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین ثم آمین

(38)

Question about five matters

The Messenger of Allah (s) said, "on the day of resurrection, the feet of the son of adam will be powerless to move away till he is questioned about five matters:

(1) Where he spent his life. (2) In what pursuits he passed his youth. (3) Where he procured his wealth. (4) Where he spent it. (5) What he did regarding the knowledge he possessed." (Tirmidhi)

....

الحديث التاسع والثلاثون

سَبْعَةٌ فِيْ ظِلِّ اللهِ

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِيْ ظِلِّهِ يَوْمَ لاظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ: اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ

اللّٰہِ، وَرَجُلٌ قَلْبُہٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ اِجْتَمَعَا عَلٰی ذٰلِکَ وَ تَفَرَّقَا عَلَیْہِ، وَرَجُلٌ دَعَتْہُ اِمْرَأَۃٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰہَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ فَاَخْفَاھَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُہٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُہٗ، وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰہَ خَالِیاً فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ." (رواہ البخاری و مسلم)

سات خوش نصیب:

ترجمہ: رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "سات خوش نصیب حضرات ایسے جن کو اللہ پاک اس دن اپنے سایہ رحمت میں جگہ مرحمت فرمائے گا جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا:

(١) امام عادل یعنی انصاف کرنے والا بادشاہ۔

(٢) وہ نوجوان جس کی جوانی خدائے عزوجل کی عبادت میں گذرے۔

(٣) وہ شخص جس کا دھیان ہر وقت مسجد میں لگا رہے (کہ کب نماز کا وقت ہو اور میں مسجد میں جا کر نماز ادا کروں)

(٤) وہ دو آدمی جو محض اللہ کی رضا کے لئے باہم محبت کریں، ملیں تو اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لئے اور جدا ہوں تو اللہ کے لئے۔

(٥) وہ شخص جسے حسین وجمیل عورت گناہ کرنے کی دعوت دے اور وہ کہہ دے کہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔

(٦) وہ شخص جو صدقہ وخیرات اتنی پوشیدگی سے دے کہ بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چلے کہ دائیں سے کیا دیا۔

(٧) وہ شخص جو خلوت میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر کرے اور اس کی آنکھیں اشک بار ہو جائیں۔" (بخاری ومسلم)

تشریح: چونکہ ترجمہ سے مطلب واضح ہے اس لئے اس حدیث کی توضیح وتشریح

نہیں پیش کی جارہی ہے، نیز اگر سات موضوعات پر تفصیل لکھی جائے تو تشریح بڑی طویل ہوجائے گی۔

اللہ پاک سے دعا ہے ہم سب کو بھی ایسے اعمال کی توفیق ملے کہ ہم بھی ان سات خوش نصیب بندوں میں شمار ہوجائیں اور ہمیں بھی سایہ رحمت میں جگہ مل جائے۔ آمین

(39)

Seven people

The Messenger of Allah said, the following seven person will be accommodated by Allah in the shade of his mercy on the day when there will be on other shade except his:

(1) A just ruler.

(2) A young man who worships Allah in his youth.

(3) A person whose heart yearns for the masjid.

(4) Those two persons who love meet and depart only for the pleasure of Allah taala.

(5) A man who is tempted by a beautiful, respectable women and refuses to respond for fear of Allah taala.

(6) A person who gives charity so secretly that the charity given from one hand is not known to the other hand.

(7) A person who practices zhikr of Allah in solitude, so that tears flow from his eyes."

(Bukhari and Muslim)

....

الحديث الاربعون

مَرَاتِبُ تَغْيِيْرِ الْمُنْكَرِ

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ رَأى مِنْكُمْ مُنْكَراً

فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ، فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ، فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ، وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ." (رواہ مسلم و الترمذی والنسائی)

نہی عن المنکر کے درجات:

ترجمہ: مبلغ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "جو شخص کسی ناجائز امر کو ہوتے ہوئے دیکھے تو بزور بازو روکے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے اور اگر اتنی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے برا سمجھے اور یہ ایمان کا بہت ہی کم درجہ ہے۔" (مسلم، ترمذی، نسائی)

تشریح: اللہ تعالیٰ نے "امت محمدیہ" کو "ختم رسالت" کے بعد "مقام رسالت" پر فائز کیا اور قیامت تک کے لئے "کار رسالت" کی ذمہ داری سونپی۔ قرآن مقدس نے اس امت کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ اس امت کو ساری انسانیت کی بھلائی کے لئے جینا ہے، انہیں زندگی اور موت کے فلسفہ سے آگاہ کرانا ہے، انہیں وقتی و عارضی لذت سے نکال کر دائمی وابدی لذت سے ذوق آشنا کرنا ہے، ان کی اس دین فطرت کی طرف رہنمائی کرنا ہے جس کی طرف کائنات کا ہر ذرہ "زبان حال" سے اور کتاب ہدایت "زبان قال" سے اشارہ کررہی ہے کہ "تم بہترین امت ہو جو لوگوں کی بھلائی کے لئے نکالی گئی ہو۔" (آل عمران، آیت: ۱۱۰)

اسی پس منظر میں ہم کسی بھی حال میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے بری الذمہ نہیں ہوسکتے۔

اب ہم اپنے گرد وپیش کا جائزہ لیں کہ ہم میں سے کتنے آدمی ہیں جو کسی غیر شرعی کام کو ہوتے ہوئے دیکھ کر بزور بازو روک دیتے ہیں یا فقط زبان سے اس کی برائی اور ناجائز ہونے کا اظہار کردیتے ہیں یا کم از کم دل ہی سے اس کو برا سمجھتے ہیں۔ خلوت میں بیٹھ کر اپنے معاشرے کا جائزہ لیں تو اندازہ ہوگا کہ کیا ہونا چاہئے تھا اور کیا ہورہا ہے۔

اللہ ہمیں بصرت کے ساتھ ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(40)

Importance of tabligh

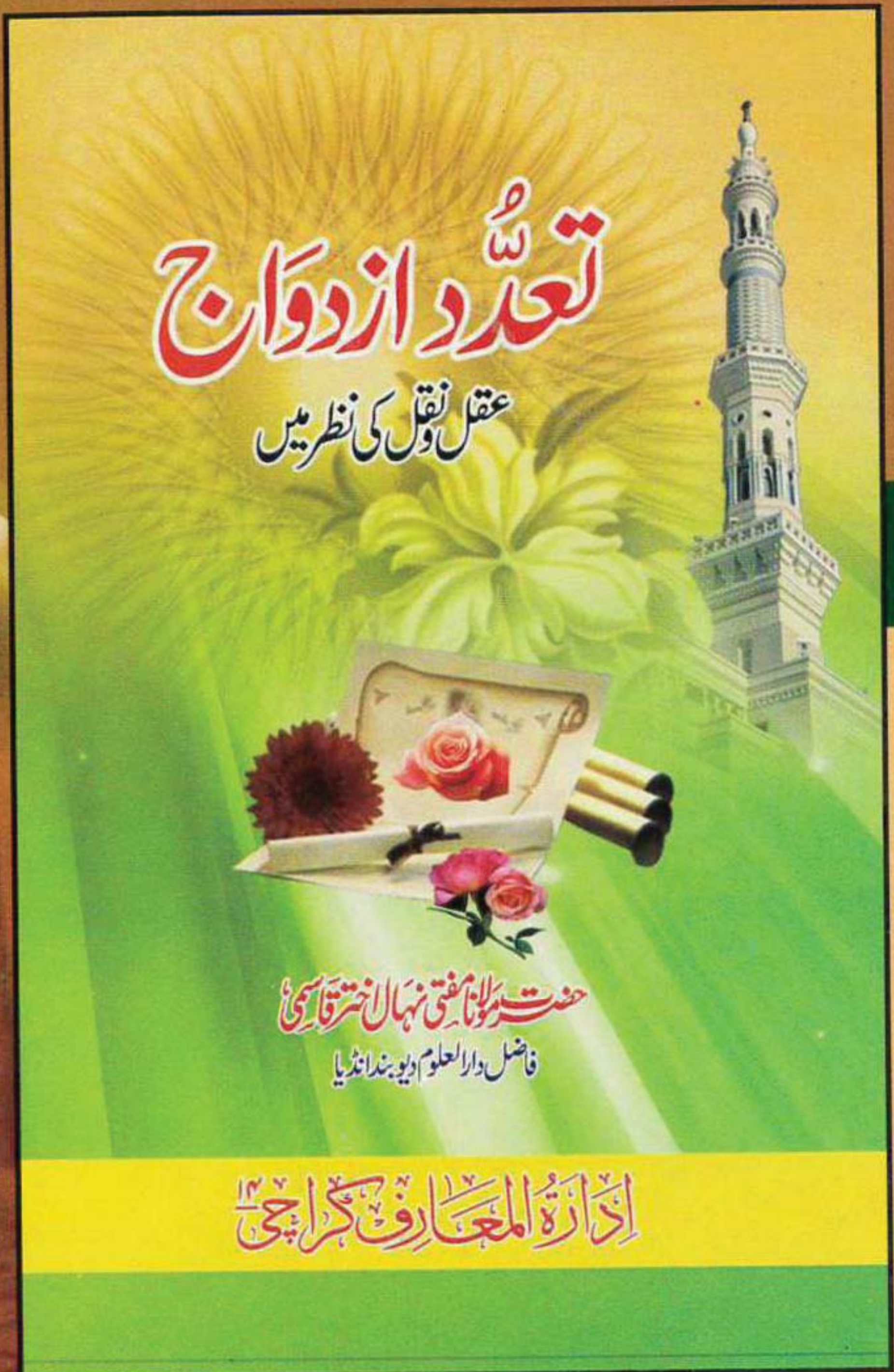
The messenger of Allah said, "whoever sees a forbidden thing being done, he should prevent it by the use of his hand, and if he has no capability for this action, then he should prevent it with his tongue, and if he can not do this even, then he should at least consider it a vice in his heart, and this is a very low level of one's faith."(Muslim and Tirmidhi)

نقش قدم نبی کے ہیں جنت کے راستے
اللہ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے
(اختر)

مصادر ومراجع

(اس کتاب کی ترتیب وتالیف میں درج ذیل کتب سے مدد لی گئی ہے۔مؤلف)

۱	القرآن الکریم	ترجمہ: حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ
۲	بخاری شریف	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن بردزبہ البخاریؒ
۳	مسلم شریف	امام ابوالحسین مسلم بن الحجاج القشیریؒ
۴	ترمذی شریف	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذیؒ
۵	ابوداؤد شریف	امام ابوداؤد سلیمان بن الاشعث الجستانیؒ
۶	نسائی شریف	امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائیؒ
۷	ابن ماجہ شریف	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید القزوینیؒ
۸	مسند احمد بن حنبل	امام احمد بن حنبلؒ
۹	الترغیب والترہیب	حافظ ذکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی منذریؒ
۱۰	الترغیب والترہیب	امام عبداللہ بن اسعد الیافعیؒ
۱۱	فتح الباری	حافظ ابن حجر عسقلانیؒ
۱۲	فیض القدیر	علامہ زین الدین عبدالرؤف المناویؒ
۱۳	شرح الصدور	حافظ جلال الدین سیوطیؒ
۱۴	المعجم الاوسط	علامہ ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانیؒ
۱۵	الجامع لاحکام القرآن	امام ابوعبداللہ محمد بن احمد اندلسی قرطبیؒ
۱۶	معارف القرآن	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ
۱۷	فضائل اعمال	شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحبؒ



ادارۃ المعارف کراچی